اوسکی کچھ اسباب تجمل نہ تہا بجای تخت کی دو میزین
جن پر کہ صاحبان انگریز کہانا کہاتی ہین برابر بچہا کر پارچۂ
زردوزی سی پوشش کردی اوس پر شہنشاہ
نی جلوس کیا اور تین کروڑ رعایا معہ آمدنی دو کروڑ
روپیہ کی انگریزونکو عطا کی مورخ محمدی اسمقدمہ مین
یون لکہتا ہی کہ فیصلہ ایسی بڑی کام کا جو اور زمانہ مین
بغیر مدبران ذی شعور اور وکلای دانشور اور بہت
گفتگو کی نہو سکتا کم اوس عرصہ قلیل سی بہی جو بیچ
خر باسو بشی مین صرف ہوتا ہو گیا بعد جنگ پلاسی کے
اب یہہ ایک بڑی بڑ ہات انگریزون مین آئی کی فی الحقیقت
اس لڑائی مین وہ مالک اس ملک کی ہو گئی لیکن پہر
بہی اہل بلاد اونہین غاصب و جبار جانتی تہی اب اس
عطای شاہی سی ملکیت. اور حقیت اونکی واسطی صوبہ
ثلاثہ کی ثابت ہو گئی اور نواب مرشد اباد کی کچھ حقیقت
نرہی ساتوین ستمبر کو کلائو صاحب نی کلکتہ کی طرف را

مزاحمت کی تجارت مال نوکران کمپنی سی قباحتین بہت سی
پیدا ہوئین نہین صاحبان ڈائی رکٹر نی بارہا اوسکی
مخالفت لکھہ بھیجی لیکن ملازمین اونکی ان احکام کو بجا نہ لائے
اونکی احکام حال کچہہ مبہم و مشکوک تہی اور کلائو صاحب
نی دیکہکر کہ مشاہرہ اہل قلم کا بہت کم تہا اور یہ بہی
سمجہی کو کہ وہ بڑی طور سی پورا کرنی تہی چاہا کہ پیشہ تجارت
اوپر قاعدہ اچہی کی جاری رہتا اوس نی ایک طایفہ
تجار و نکا تجویز کیا اور واسطی سوداگری نمک اور
چہالیا اور تنباکو کی اونہین رخصت دی و پیشکش روپیہ
سیکڑہ اونکا محصول واسطی خزانہ کمپنی کی مقرر کیا اور
اور اوسکی منافع کو ملازمین اہل قلم اور اہل سیف اپسمین
تقسیم کرنی ارباب کونسل کا بڑا حصہ تہا اور جو اسی
رتبہ مین کم تہی چہوٹا اوس نی صاحبان ڈائی رکٹر کو اس
اپنی تجویز سی آگاہ کیا اور واسطی اضافہ تنخواہ گورنر کی
بہت سعی لکہہ بھیجی تا کہ وہ کچہہ غرض تجارت سی نرکہتا

لیکن یہہ رای صاحب اوسکی بعد پندرہ برس کی منظور
ہوئی جبکہ صاحبان ڈایرکٹر حال اس طایفہ سے
واقف ہوئی اونہون نی اوسکی پروانہ کہی مین حکم
غضبناک لکھ بھیجا اور کلاو صاحب کو اوسکی تقرری سی
خارج کیا اور حکم دیا کہ وہ جلد موقوف کیا جاوی اور کوئی
نوکر سرکار تجارت اس ملک مین نکری اب تک اخراجات
گورنمنٹ ہندوستان کا بہت تہا اور تمام آمدنی بہی صرف
ہوتی تہی اگرچہ ظاہر مین آمدنی سرکار کمپنی کی بہت تہی
لیکن وہ ہمیشہ قرضدار رہتی تہی کیا فرنگی اور کیا ہندوستانی
جتنی اونکی نوکر تہی سب نی اونہین بیدہڑک لوٹا
لارڈ کلاو صاحب سی انگلنڈ مین سوال کیا کہ کیون
کمپنی باوصف اسقدر آمدنی کی ہمیشہ مفلس رہتی ہے
اوس نی جواب دیا کہ جو شخص کمپنی کا منسب ہوا اوس
نی اپنی لئی بہت سی دولت جمع کی لیکن فوجین بہت
سپاہ و بیہ صرف ہوتا تہا جبکہ فوج انگریزی نواب کی

طرف سی لڑ رہی تہی اوس نی واسطی اونکی ایک انعام
مقرر کیا جو موسوم بہتہ مضاعف کر ہوا یہہ اونہین بہت
بہت تنگ ہو گیا جبکہ وہ آخر کو اپنا حق سمجہنی لگی کلائو صاحب
نی دیکہا کہ افزایش محصول لی کمی خرچ فوج کا منحصر
نہیں وہ یہہ جانتا تہا کہ کوئی شخص کسی طرح بجز
کمی خرچ کو اختیار نکرتا لیکن چونکہ اوسکی طبیعت مین استقلال
تہا اس لئی اوسنی بہتہ مضاعف کو یک قلم موقوف
کردیا افسران فوج اس بات سی بہت آزردہ خاطر ہوے
اونہون نی کہا کہ ہمنی اس ملک کو فتح کیا ہی اور لازم
ہی کہ ہم بہی اسکا فائدہ اوٹہاوین لیکن کلائو صاحب
اپنی بات سی نہ ہٹا اوس نی کچہہ وجہ بطور انعام کی جدا
ٹہرایا لیکن پہر بہی اوسکا ارادہ طرف کمی خرچ فوج کی
تہا افسرون نی اسمین اتفاق کیا تا کہ وہ تنگ ہوکر
موافق اونکی خواہشون کی کرتا اونہون نی خفیہ ایک
دوسری کو خط بہیجی اور اوسی دن استعفا دینی پر

سستہ ہوئی جبکہ افسران اول برگیڈ کی اسطرح پر منتفر
ہوئی اور خبر کلاوصاحب کو پہنچی وہ بہت مضطرب ہوا
اوسی یہہ شک ہوا کہ اتفاق و سازش تمام فوجین ہو گئی
ہی اگرچہ اوسنی بہت سی سختیان دیکھین تہین لیکن یہہ
مصیبت سب سی اشد تہی مرہٹی سامان حملہ کا ایک
پر کر رہی تہی اور فوج انگریزی مین افسر نہ تہی کلاوصاحب
نے اپنی شجاعت ذاتی عمل مین لائی اس نی افسرونکو مدراس
سی طلب کی بعض افسران علاقہ بنگال بہی جو بہت
سرکش ہوئی تہی رجوع ہو گئی مفسدین گرفتار ہوئی اور اونکی
عہدون سی اونہین معزول کر کے نوبت کو پہنچا دیا
اس تنبیہ سی اوسنی پہر لشکر کو مطیع کیا اور ریاست
جو اسبی بڑی معرض خطر مین تہی اس طور سی نجات دی
لارڈ کلاو بیشتر ہندوستان مین رہا اور اپنی
امور کمپنی کا دوبارہ انتظام کیا اوس نی خرچ کم کیا تہا
اور بسبب حصول دیوانی کی آمدنی قریب دو کرور کی

بڑہ گئی اوس نی ایک بڑی سرکشی لشکر کی دبائی ہی اور اسکا
بندوبست بخوبی کیا اور اوس انواع انواع کی مشقتونسی
اوسکی صحت و تندرستی مین خلل آیا اور لاچار ہوکر ولایت
کو چلا گیا وہ فروری سنہ سترہ سو سڑسٹ ۱۷۶۷ کو جہاز پر سوار ہوا اپنی
جبکہ وہ بنگالہ مین اول دفعہ وارد ہوا تہا اوس پر قریب دس
برس کی منقضی ہوئی ہی اس عرصہ دس برس مین یہہ بات کہی جا
سکتی ہی کہ اوس نی بنیاد سلطنت انگریزونکی ہندوستان مین
ڈالی اوسکی بندوبست سی اوسکی بہت دشمن ہوگئی اونمین
سی تہوڑی ایک ساتہ بڑی ثروت کی ولایت کو گئی تہی اور
وہان جاکر اونہون نی انڈیا ہاوس مین اختیار حاصل کیا جب
کہ کلایو صاحب انگلنڈ مین پہنچی وہ اپنی وار اوسپر پارلیمنٹ
اور کورٹ اوف ڈایرکٹر مین کرنی لگی سب نی اوس سی
بہت بدسلوکی کی جس نی محض اس بڑی سلطنت کی بنا رکہی
اوسکی دشمنون نی اوسی دم واپسین تک نہ چہوڑا وہ بہت
بری حال سی بائیسوین نوامبر سنہ سترہ سو چوہتر ۱۷۷۴ کو موا

ویرلسٹ صاحب اور کارٹیر صاحب

دیوانی یعنی تحصیل بنگال و بہار و اوڑیسہ جو انگریزون کو حاصل
ہوئی تھی وہ اوسکی بند و بست سی واقف نہ تھی نوکران
کمپنی اب تک لڑائی یا تجارت مال سرکار یا اپنی مین مصروف
تھی لیکن باب تحصیل مین بالکل درک نہ رکھتی تھی صوبہ داران
سابق یہہ امور سپرد ہنود کی جو بہت محنت کش اور حساب
دان تھی کرتی تھی اگرچہ انگریز حال اس تک سی واقف نہ تھی
لیکن ہندوستانی بہی جانتی تھی کہ کوئی بات اس جگہہ کی اون
پر ظاہر نہووی اور اونہین کسی نوع کا اہمین علم نہوتا اونہون
نی لاچار ہوکر ہر ایک چیز کو دستور قدیم پر رکھا راجہ
شتاب رای دیوان بہار کا مقرر ہوا اور وہ پٹنہ مین رہا
کرتا تھا محمد رضا خان دیوان بنگالہ کا اور مقام اوسکا
مرشداباد ہوا یہہ طور حکومت کا سات برس یعنی سترہ
سو ستر تک رہا بعدہ ازان انگریز خود کاروبار سلطنت
کرنی لگی اس عرصہ مین حکومت کسیکی معلوم نہوئی زمیندار اور

اور دوسری رعایا جانتی نہ تہی کہ ہین کس کی اطاعت کرنی چاہئی
ایک طرف ہنود و بست نواب اور اوسکی نوکر و انکا برائی
نام تہا لیکن انگریز اس ملک مین ایسی زور آور ہو گئی تہی
کہ اف ان ہندی ان پر حکومت نہ رکہتی تہی دوسری طرف
گورنر کلکتہ بائین پارلیمنٹ اختیار سزا کسی جرم کا اسطرف
خندق مرہٹہ سی نہ رکہتا تہا بعد حصول دیوانی بنام انگریزون
کی سات برس تک بہت پریشانی و خرابی تمام ملک مین رہی
بی انتظامی سلطنت سی سارقین بہت ہو گئی ہر ضلع مین گروہ
کی گروہ ڈاکی والون کی پہرتی تہی اور لوٹتی تہی چور اس
قدر ہو گئی تہی کہ جب کمپنی نی عنان سررشتہ حکومت کی اپنی
ہات مین لی وہ تب واسطی جاری کرنی آئین شدید کی مجبور
تہی اونہون نی حکم دیا کہ ڈاکی والی کو اوسکی اپنی گانوین
لیجا کر مارین اور اوسکی اہل و عیال غلام سرکاری ہو وین
اور باشندگان اوس گانوکی موافق قدر اپنی کی جرمانہ
دیوین ایام اس بی انتظامی مین بہت سی اراضی بی محصول

ہوئی اگرچہ آمدنی بنگال حضور بادشاہ سی انگریزون کو مرحمت
ہوئی تہی لیکن تحصیل اوسکی کلکتہ مین نہین ہوتی تہی بلکہ مرشد آباد
مین ہوا کرتی تہی کلکتہ مین صرف تحصیل خالصہ تہی تحصیل بنگالہ
اختیار مین محمد رضا خان ور راجہ دورلب رام اور راجہ کنت سنگہ
بہائی گنگا گوبند سنگہ کی جو ایک بڑا امیر نامور تہا تہی وہ
اپنی طور پر بندوبست کرتی تہی اور روپیہ تحصیل تی اور
محصول معاف کردیتی تہی ان کی اغماض سی چودھریون نی
تخمیناً چالیس لاکہ بیگہ اراضی برہمنون کو دیدی اس طور
پر محصول سرکار مین تین اور چالیس لاکہ روپیہ سالیانہ کی
جس سی کہ وہ ابتک آگاہ نہ تہی کم ہوگیا بسبب خیانت
زمیندارون اور عاملون خالصہ مرشد آباد کی سرکار کمپنی
باوجود آمدنی دو کروڑ روپیہ کی ہمیشہ مقروض اور مفلوک
رہتی تہی ویرلسٹ صاحب بجای لارڈ کلائو کی سنہ سترہ
سو سڑسٹ مین گورنر بنگال مقرر ہوئی بعد ایک
کی حکم آخر صاحبان ڈائرکٹر کا درباب موقوفی تجارت نمک

نمک اور اجناس دیگر نوکران ایجنی کی صادر ہوا اونہون نی
لکہہ بہیجا کہ تجارت اس ملک مین ہندوستانی کرتی اور
انگریز اوسمین دخل نہ دیتی چونکہ تنخواہ افسران انگریزی
بہت قلیل تہی اسلئی صاحبان ڈایرکٹر نی ڈہائی پر
سیکڑا محصول زمین پر اور زیادہ کر دیا اور اس روپیہ کو
اونہون نی حکم دیا کہ اونکی نوکر کیا اہل قلم اور کیا اہل سیف
موافق قدر اپنی کی تقسیم کر لین لیکن بعد روانگی لارڈ
کلاو صاحب کی کاروبار کمپنی مین پہر خلل آنی لگا اگرچہ
آمدنی ہندوستان کی بہت تہی لیکن خرچ اس سی زیادہ تہا
پہر روز خزانہ مین کمی ہونی لگی جو موجب بڑی تشویش کا ہوی
جبکہ اکتہ سنہ سترہ سو انہتر کو کاغذ حساب تیار ہوا گورنر
کلکتہ نی دیکہا کہ بہت روپیہ قرض ہوگیا تہا اور بہی روپیہ
درکار تہا یہہ تجویز واسطی قرض لینی کی ہوی کہ گورنر نی
خزانہ کلکتہ مین روپیہ نوکران کمپنی کا جو اونہون نی کمایا تہا
داخل کر لیا اور لنڈن مین ہنڈویان صاحبان ڈایرکٹر پر

اور دین صاحبان ڈائرکٹر کی سوای فروخت اسباب کی
جو ہندوستان سی بہیجا گیا تہا کوئی دوسرا طور ادا کرنی
زر منشورہ و یون کا نہ پایا لیکن چونکہ گورنر اور صاحبان کونسل
کلکتہ نی دو طور سی روپیہ بہم پہنچایا ایک تو قرض لیا اور دوسرے
اسباب ولایت کو بہیجا تہا اس لئی صاحبان ڈائرکٹرز کو ادا
زر ہندوی دشوار ہوا اور انہون نی گورنر کلکتہ کو لکہا
گیا کہ وہ آیندہ کو ہنڈویان نکرتا اور کلکتہ مین واسطی ایک
سال کی روپیہ قرض لینا الحاصل یہہ ہوا کہ اونکی نوکرون
نی اپنی دولت بواسطہ اہل فرانس اور ڈچ اور ڈنمارک
کی فرنگستان کو روانہ کی یعنی اونہون نی اپنا روپیہ خزانہ
بندر چنچڑا اور سیرام پور داخل کیا اور ہنڈویان
اوپر مختلف کمپنیون کی فرنگستان کر والین اس روپیہ سے اسباب
خرید ہو کر اکثر فرنگستان کو گیا اور قلیل منفعت ہونی سی
ہندوستانکی وہ بک گیا اس سبب سی غیر قوموں کو احتیاج
روپیہ کی واسطی تجارت کی نرہی اور کمپنی انگریزی بہت

بیت الخلافہ میں طاری ہوا باوجود ممانعت صاحبان ڈایرکٹرز کے
حاکمین کلکتہ نے راہ غرض لینی کی سنہ سترہ سو انہتر ١٧٦٩ میں
کھولی اور انگلنڈ پر ہندوستان کرنی لگی انگلنڈ میں کاروبار
کمپنی کی کساد بازاری ہو گئی نجم الدولہ جو بجای جعفر خان
کے سنہ سترہ سو پینسٹھ ١٧٦٥ میں مقرر ہوا تھا بعد ایک برس
کے مر گیا اور سیف الدولہ اوسکی قایم مقام ہوا اور
سنہ سترہ سو ستر ١٧٧٠ میں بیماری چیچک سی مرا اور
مبارک الدولہ اوسکا بہائی مسند ریاست پر آیا صاحبان
کونسل نے تنخواہ قدیم اوسکی بحال رکھی لیکن صاحبان
ڈایرکٹرز نے اوسکی تنخواہ کم کرکے سولہ لاکھ روپیہ سالانہ
مقرر کر بہیجی سال سترہ سو ستر ١٧٧٠ میں بنگالہ بسبب قحط
سالی کی ویران اور بے چراغ ہو گیا مصایب جو غربا پر
واقع ہوئی اونکا بیان قلم میں نہیں آسکتا لیکن طالب
اخبار خود معلوم کر لیگا جب وہ پڑھیگا کہ حصہ سوم باشندگان
اس ملک کا اس خشک سالی میں تباہ ہو گیا تھا اوسی سال

بڑے صاحبان ڈائرکٹروں نے اہل قلم میں سے دو کونسلیں واسطے
تحصیل کی مرشدآباد اور پٹنہ میں مقرر کیں انکا یہہ کام تہا
کہ وثائق جمع کرتے تہے اور اقساط آمدنی کو نظر میں رکہتے لیکن
بندوبست تحصیل اب بہی مرشدآباد میں محمد رضا خان کرتا تہا
اور پٹنہ میں راجہ شتاب رای اور کوئی کاغذ باب اراضی
میں بے اونکی مہر کے نہوتا تہا ویرلسٹ صاحب نے سنہ
سترہ سو بہتر میں عہدہ گورنری سے استعفا داخل کیا
اور کارٹیر صاحب اونکی جا پر منصب ہوئے اور کاروبار کمپنی
اب بسبب کمزوری حکومت کلکتہ کے قریب بربادی کے ہوگیا
اور واسطے انتظام امور اور کمی خرچ کے وین سٹارٹ
صاحب گورنر سابق کلکتہ اور سکریفٹن صاحب اور
کرنیل فورڈ کو ولایت سے روانہ کیا لیکن وہ ہندوستان
میں نہ پہنچے اور جہاز جسپر وہ سوار ہوئے تہے بعد پہنچنے
اس طرف کیپ گڈہوپ کی خبر اوسکی کچہہ نہ ملی لوگ یہہ
مظنون کرتے ہیں کہ وہ صحرا اکبین کی سمندر میں غرق ہوگیا

ہیسٹنگز صاحب

کارٹیر صاحب نے سنہ سترہ سو بہتر میں استعفا داخل کیا اور وارن ہیسٹنگز صاحب جو بڑا دانشمند تھا اور آگے گورنر کبھی نوکران کمپنی میں سی مثل اوسکی ہندوستان میں نہ آیا تھا بجائی اوسکی مقرر ہوا وہ سنہ سترہ سو (١٧٤٩) انچاس عیسوی میں بعمر ہژدہ (١٨) سال کی زمرہ اہل قلم میں داخل ہو کر ولایت اپنی سی باہر نکلا اور زبانیں مختلفہ اور آداب انتظام اس ملک کی بہت محنت سی سیکھی سنہ سترہ سو (١٧٥٧) ستاون میں کلاو صاحب نی اوسی اگرچہ وہ پچیس برس کا تھا ریزیڈنٹ دربار مرشد آباد کا مقرر کیا اس زمانہ میں یہہ عہدہ بعد گورنر کی تھا وین سٹارٹ صاحب جبکہ عہدہ گورنری کلکتہ کو زینت بخش تھی وہ سوای ہیسٹنگز صاحب کی کسی پر اعتماد نرکھتی تھی دسمبر سنہ سترہ سو اکسٹھ (١٧٦١) ہیسٹنگز صاحب کونسل کلکتہ میں آیا اور حامی وین سٹارٹ صاحب کا مقابلہ میں دوسری صاحبان کونسل کی رہا اس نی اپنی

واسن دیانت کو اس غدر عام مین خاک طمع سی آلودہ نکیا اور
رشوت لینی سی باز رہا اس حال مین اوسکی ہمسر دن اور
نشہ پیچون نی عزل و نصب نوابون کی سی بہت روپیہ
جمع کیا تہا اور سیر ذرہ بہی شک کسی چیز کی لینی کا نہ تہا
الی الحال جبکہ وہ اپنی دوست وین سٹارٹ صاحب کی
ساتہ ولایت کو جانی لگا وہ ایسا مفلس تہا کہ اوس نی
کچہہ تہوڑا روپیہ قرض لینا چاہا جسکو اوسکی ملاشی خواجہ
ٹیروس نی دیا سنہ سترہ سو ستر مین وہ صاحب دوبم
کونسل مدراس مقرر ہوکر ولایت سی روانہ ہوا اور ایسا
بندوبست کیا کہ صاحبان ڈائرکٹر اوسکی شکر گذار ہوی
جب عہدہ گورنری کلکتہ خالی ہوا اونہون نی سوای ہیسٹنگز
صاحب کی کسیکو لایق تر اس عہدہ کی نہ پایا چالیس برس
کی عمر مین وہ گورنر بنگال ہوا صاحبان ڈائرکٹر بندوبست
تحصیل ہندوستانیون سی اب بہت ناخوش ہوی اونہون
نی دیکہا کہ آمدنی ہر روز کم ہوتی جاتی ہی سات برس بعد جعفر

حصول دیوانی کی اونہون نی چاہا کہ وہ خود بندوبست تحصیل
کرین اور کہ انگریز جو ملازم سرکار ہی روپیہ تحصیل کرتی
ہیسٹنگز صاحب نی اس بندوبست جدید کی تعمیل کی شروع ۱۳
اپریل کو وہ روز نوبخش سنہ گورنری کا ہوا چودہوین مئی کو
صاحبان کونسل نی ایک اشتہار باین مضمون جاری
کیا کہ ہم بندوبست تحصیل کا کرینگی اور جو انگریز کہ روپیہ تحصیل
کریگا کلکٹر پکارا جاویگا اور کہ واسطی چند سال کی
زمین بطور ٹھیکی کی دی جاوی اونہون نی ایک کمیٹی چار صاحبان
کونسل کی مقرر کی اور حکم دیا کہ وہ تمام اپنی قلمرو مین پہرتی
اور بندوبست کرتی صاحبان کمیٹی نی بندوبست اپنا گشت کردہ
سی شروع کیا لیکن چونکہ آمدنی اراضی کی بہت قلیل تہی اس لئی
اونہون نی قصد نیلام کا کیا جس زمیندار یا تعلقدار نی روپیہ
خاطرخواہ دیا اوسکا قبضہ بحال رہا اور جس نی روپیہ کم دیا
اوسکا قبضہ جاتا رہا اور اسا تا کچہ تنخواہ واسطی اوسکی
مقرر کی اور زمین اوسکی حوالہ اور کی کر دی اوسی زمانہ مین

تحصیل خالصہ مرشدآباد سے موقوف ہوکر کلکتہ میں گئی تاکہ گورنر
اسکا ملاحظہ کرتا رہتا بباعث ان انقلابات کے انتظام امور
دیوانی و فوجداری میں بہت تبدیل ہوگئی ہر ضلع میں دو عدالتیں
مقرر ہوئیں عدالت فوجداری میں کلکٹر مع قاضی اور مفتی کے
اجلاس کرتا تھا اور عدالت دیوانی میں معاون کلکٹر کی دیوانی
اور دیگر مردمان عمدہ ہوتی تھی اور دو عدالتیں کلکتہ میں
انہیں ایام میں واسطے مرافعے کے مقرر ہوئیں عدالت صدر
دیوانی واسطے مقدمات دیوانی کے اور عدالت صدر نظامت
واسطے مقدمات فوجداری کے صاحبان جج کو لینی ہوتا تھا
مقدمات کبھی جو انکی عدالت میں پیش ہوتی تھی ممانعت
ہوگئی اور بہت سا جرمانہ کرنے کی بھی اجازت نہ رہی اور
قرضخواہ کو اختیار قید کروانے مقروض کا موافق
اسکی مرضی کی نہ رہا جمیع مقدمات دیوانی کم دس روپیہ کی
چودھری پرگنہ پاس رجوع ہوتی تھی یہہ مرتبہ اول تھا کہ انگریزوں
نے بندوبست بنگال اپنی طور پر کرلیا صاحبان والی انگریزی

کہا کہ نقصان آمدنی بسبب بی انتظامی محمد رضا خان کی ہوا
اونہین اسپر جیسی کہ وہ اس عہدہ پر مقرر ہوا شبہ رہتا تہا
اونہین معلوم تہا کہ جب وہ چکلہ دار ڈہاکہ کا میر جعفر کے
طرف سی مقرر ہوا تہا وہان کئی لاکہہ روپیہ کا نقصان آیا
بعضی آدمیون نی اوسکو الزام لگایا کہ ٹہیکہ غلہ کا قحط سالی
سنہ سترہ سو ستر مین اوس نی واسطی اپنی فائدہ کی لیا تہا اوسپر
گمان فقط تغلب زر محصول سرکاری نہ تہا بلکہ اوس نی رعایا پر
بہت تشدد کیا تہا جبکہ مرشداباد مین اسکو عروج تہا مثل
اوسکی کوئی بنگالہ مین نہ تہا عہدہ صوبہ داری مین اسکو بالکل
مال کی کام کا اختیار تہا اور عہدہ نایب ناظم مین تمام بندوبست
پولس بہی وہی کرتا تہا صاحبان ڈائرکٹرز نی دیکہا کہ جب تک
اوسی ایسا اختیار رہیگا کسیکو مجال نہوگی کہ اوسپر
نالش کرسکی اونہون نی لکہہ بہیجا کہ اسی گرفتار کر کر مع اوسکی
عیال و اطفال کی کلکتہ کو روانہ کردین اور جمیع کواغذ اسکی
پکڑ لی جاوین دس دن بعد مسند نشین ہونی ہسٹنگز صاحب

کی ارباب کونسل نی یہہ احکام بوقت شب کی اس پاس بہیجی
صبح کو اس نی مڈلٹن صاحب رزیڈنٹ مرشدآباد کو لکہا کہ وہ
محمد رضا خان کو کلکتہ مین بہیجدی حسب الحکم اوس نی معہ
اوسکی اہل وعیال کی کشتی پر سوار کردیا اور اوسکا کام آپ
لی لیا ایک ارباب کونسل مین سی چیٹ پور مین بہیجا گیا تا کہ
اوسکی وہ آنی تک وہان رہتا اور اوسی سبب اس حال کی بیچ
مطلع کرتا ہیسٹنگز صاحب نی بہی اوسکو ایک خط اس مضمون
کا لکہا کہ چونکہ مین نوکر سرکار ہی ہون اس لئی سوای بجا لانی
احکام اونکی کوئی چارہ نہین اور قطع نظر امور سرکاری کی
مجہی تمسی محبت دلی ہی اور چونکہ شتاب رای نایب دیوان
بہار پر بہی شبہہ تہا اس لئی وہ کلکتہ کو بلایا گیا اور روبکاری
اوسکی جلد ہو گئی اسپر کسیطرحکا الزام ثابت نہوا اور
آبرو کی ساتہ خلاص ہوا مورخ محمدی اوس زمانہ اگرچہ اسکی
نظم ونسق کا بہت مدح خوان ہی لیکن وہ بہی لکہتا ہی کہ اس
نی مثل دوسری افسران ہندوستانی کی اپنی ایام ثروت مین

میں بہت روپیہ ظلم سی لیا عوض اس خدمت کی صاحبان کونسل
نی اوسی خلعت اور خطاب راجہ رایان بہار کا عطا کیا اس
بی عزتی سی وہ بہت شکستہ دل ہو گیا قدر منزلت شتاب رای
کی جمیع نوکران ہندوستانی سی جو علاقہ سرکار مین تہی زیادہ
تہی اوسی اپنی عہدہ سی معطل ہو کر واسطی روبکاری کی کلکتہ مین
جانا بہت شاق معلوم ہوا وہ پٹنہ مین آکر اوسی رنج و قلق مین
مر گیا اور اوسکا بیٹا راجہ کلیان سنگہ بجای اوسکی مقرر ہوا
باشندہ پٹنہ کی واسطی انگورون کی جو وہان بہت عمدہ ہوتی
ہین اور جنکی سبب سی وہ جای بہت مشہور ہی شتاب رای
کی ممنون ہین اور اوس نی اس اضلاع مین درخت
انگور او خربوزہ کی زراعت کروائی تہی تحقیقات مقدمہ
محمد رضا خان کی بہت دنون تک رہی نندکمار ایک مرد بد
نام اوسکا مدعی ہوا چونکہ یہہ شخص مکر و فریب مین بہت
طاق تہا اس لئی یہہ بات اول معلوم ہوئی کہ مدعی علیہ
حقیقت مین مجرم تہا ہر چند بعد تفحص اور تفتیش دو سال

کی اوسکی بی قصوری ثابت ہوئی لیکن سرکار نی اوسی پہر نوکر
نہ رکہا جبکہ وہ مرشدآباد کو پہر آیا اوسکا عہدۂ نظامت
تقسیم ہوگیا تربیت و تعلیم نواب کی منی بیگم کی ذمہ ہوئے
اور خرچ خزانہ پر ہسٹنگز صاحب نی گرو داس پسر نندکمار کو
مقرر کیا رای اکثر صاحبان کونسل کی اوسکی تقرر پر نہ ہتی
کیونکہ اونکی یہہ حجت ہتی کہ گرو داس ایک مرد نوجوان
ہی اور مقرر کرنا اوسکا گویا مقرر کرنا اوسکی باپ کا جسپر
انگریزون کو اعتماد نہ تہا ہی لیکن ہسٹنگز صاحب نی اونکی
بات نہ مانی آخر کار اسپر بدنامی بسبب سلوک اس خاندان
کی عاید ہوئی انگلنڈ مین کاروبار کمپنی معرض خطر مین آگیا
عرصہ پانچ برس مین بہت بی انتظامی ہندوستان مین
واقع ہوئی کلائو صاحب نی سنہ سترہ سو سڑسٹہ ۱۷۶۷
مین ولایت کو مراجعت کی اور سترہ سو بہتر ۱۷۷۲ کو ہسٹنگز صاحب
یہان مقرر ہوئی اس عرصہ مین طریقہ صاحبان ڈائرکٹر
انگلنڈ مین بہت بگڑ گیا تہا حالت افلاس مین صاحبان کمپنی

نی سالہی بارہ روپیہ سیکڑا صاحبان مال کو جسکو وہ اپنی ایام عروج
مین بشکل لینی دینا ٹہیرا یا بعد اس کام بی وقوفی کی اونہون
نی اپنی خزانہ کو دیکہا اور اوسی خالی پایا اونہون نی لاچار
ہوکر بنک اوف انگلنڈ سی چالیس لاکہہ روپیہ قرض لیا
اور پہر بیس لاکہہ روپیہ اور لیا اور انجام کار وہ وزیر یا منسٹر
امور بادشاہی پاس گئی اور ایک کڑوڑ روپیہ قرض لیا جبکہ
احوال ابتری کاروبار کمپنی کا افشا ہو گیا صاحبان پارلمنٹ
نی او انکا بندوبست آپ کرنا چاہا کیونکہ اونہون نی اب تک
مقدمات ہندوستان کی طرف رجوع نہین کی تہی ایک
کمیٹی واسطہ تفحص اون خرابیون کی جو عملداری کمپنی سی
واقع ہوئی تہین مقرر ہوئی بعد اونکی رپوٹ کی رای صاحبا
منتظم کی مقتضی انقلابات کلی کی ہوئی اونہون نی بہت
سی تدبیرین واسطہ بندوبست کی صاحبان پارلمنٹ کو پیش
کین جنکی اجرا ہونی مین صاحبان ڈایرکٹرس الملقبہ بہ
معترض ہوئی لیکن اونکی عذر اوضاعی اور بی انتظامی نی ایسی

شہرت پائی تہی کہ سب آدمی اون سی ناراض تہی اور اسی
لحاظ سی صاحبان پارلمنٹ نی رای صاحب منصرم کو
مستحسن جانکر منظور کیا انتظام کمپنی مین بالکل انقلاب انگلستان اور
ہندوستان مین ہو گیا اب بسبب تبدیلی طریقۂ انتخاب صاحبان
ڈایرکٹر کی خرابیان جو انگلنڈ مین واقع ہوا کرتی تہین
موقوف ہو گئین اور یہہ بات مقرر ہوی کہ ہر سال چہہ صاحبان
ڈایرکٹر اپنی عہدہ سی معزول ہووین اور چہہ بجای اونکی
اور قایم ہون اور کہ گورنر بنگال گورنر جنرل ہندوستان یعنی
مختار کل ہونا اور باقی پریسیڈنسیان یعنی احاطی ملکی کاروبار
مین اسکی اطاعت کرتی چونکہ گورنر اور صاحبان کونسل مین
اکثر خلاف رہتا تہا اس لئی یہہ بات ٹہیری کہ گورنر جنرل
فقط حکم ران فورٹ ولیم کا نہ تہا گورنر جنرل اور ارباب کونسل
اور صاحبان جج کو تجارت سی ممانعت ہو گئی اور بنابرین تنخواہ
اسکی ڈہای لاکہہ روپیہ سالیانہ مقرر ہوی اور صاحبان کونسل
کی اسّی ہزار روپیہ نوکران کمپنی اور نوکران شاہی کو لینی پیشکش

پیشکش سے ممانعت ہوئی صاحبان ڈائرکٹر کو حکم ہوا کہ
جمیع کوانفرات ریاست کی جو ہندوستان سے بھیجے جاوین
منظور شاہی کو پیش کیا کرین باب منصفی مین یہہ بات تجویز
ہوئی کہ سپریم کورٹ یعنی عدالت اعلی کلکتہ مین مقرر ہوے
اور اسمین چار آدمی رہین اُنمین سے ایک کو جو اول درجہ مین
ہے اسّی ہزار روپیہ سالیانہ ملین اور باقی تین کو ساٹھہ ہزار روپیہ
اختیار کمپنی کا حاکمین اس محکمہ پر کچھہ نہ تھا کیونکہ وہ نوکر بادشاہی
تھے اور اس عدالت مین قوانین انگلستان انگریزون پر عمل
مین آیا کرتی تھی یہہ حکم ہوا کہ آئین پارلمنٹ باب انتظام
ہندوستان مین پہلی اگست سنہ سترہ سو چوہتر کو جاری
ہو بعد تعمیل ان احکام کی اختیار گورنر بنگال بسبب
گورنر جنرل ہونے کی واسطی بندوبست تمام ہندوستان
کی ہوا لیکن چونکہ ہمین ایک تواریخ مختصر بنگال کی لکھنی منظور
ہے اسلئے ہم خلاصہ احوال اس ملک کا بیان کرینگے اور وہ
شخص جسکو دریافت احوال فتوحات گورنر جنرل کا جو زمانہ

مسند اور اضلاع مختلفہ مین واقع ہوئین نہین مطلوب ہوئی
تو تاریخ ہندوستان کو دیکہی ہیسٹنگز صاحب نی بندوبست
بنگال اس خوبی سی کیا کہ وہ گورنر جنرل مقرر ہوگیا باوجود
اس لیاقت اور کارروائی کی اسکی ولایت مین مخالف
بہت تہی اور وہ اشخاص جو کاروبار ملکی سی ناواقف تہی
اوسکی بندوبست کو زبون جانتی تہی بارویل صاحب جو
بیچ ہندوستان کی زمرہ اہل قلم مین داخل ہوا تہا اور
کرنیل منسن و سر جان کلیورنگ اور فرانسیس صاحب
حاکم سپریم کونسل اور شریک ہیسٹنگز صاحب کی ہوئی
یہہ تینون صاحب ہیسٹنگز صاحب کی مخالف ہوکر ولایت
سی چلی اور اسکی تدابیر کو چشم دشمنی سی دیکہنی لگی جبکہ
مدراس مین بوجہی ادسنی او نہین ایک دوستانہ خط لکہا
صاحبکلان کونسل کہری کو واسطی پیشوائی اونکی کی
بہیجا گیا اور ایک مصاحب گورنر جنرل کا بہی اونکی تواضع
وتکریم کی لئی روانہ ہوا ہنگام وارد ہونی اونکی کی کلکتہ مین

[illegible]

ین نکلا وہ صاحب اور وین سٹارٹ صاحب سی تعظیم اونکی بادہ
ہوئی سترہ شلکین سلامی کی سر ہوئین اور جمیع صاحبان کونسل
نی اونکا استقبال کیا لیکن وہ باوجود اس مدارات
کی بہی ناراض رہی اور انہون نی صاحبان ڈائرکٹر سی شکایت
کی کہ موافق ہماری قدر کی ہماری تعظیم نہوئی اور نہ فوج
واسطی ہماری استقبال کی نہ نکلی اور نہ سلامی ہمارے
خاطر خواہ نہ اوتری اور ہمین ہیسٹنگز صاحب کی گہر مین
اوتارا اور خانہ کونسل مین نہ رکہا اور نہ تقرر بندوبست
جدید کا مجوزہ مشتہر نہ ہوا تہا یہہ تینون اصحاب کونسل ۱۴ چودہوین
اکتوبر کو کجری مین پہونچی اور پانچ روز بعد کلکتہ مین داخل ہوئی
لیکن بارویل صاحب اب تک نہین آئی تہی اس لئی انہون
نی ایک اشتہار بندوبست جدید کا دبا اور کاروبار کو ۲۴ چوبیسوین
تاریخ یوم دوشنبہ تک ملتوی رکہا جب کہ کونسل جمع ہوئے
ہیسٹنگز صاحب نی اونکی آگی جو امور ہندوستان سی بالکل
جاہل تہی نقشہ کیفیت کاروبار کمپنی کا ڈال دیا اور جمع ہوئے

کونسل کیبیچ قضایا شروع ہو گئی جنکی سبب سی سات برس تک
سلطنت ہندوستان مین خلل رہا۔ ورن صاحب تہا
دوستدار گورنر جنرل کا تہا اور باقی تینون اصحاب کونسل
ہمیشہ اوسکی بات مین خلاف کرتی اور چونکہ یہہ لوگ زیادہ
تہی اسلئی گورنر کی کچہہ بات پیش نہ آتی تہی اور بالکل اختیار
اونکا ہو گیا وہ ایسی باتین جنمین کہ اہانت ہیسٹنگز صاحب
کی متصور تہی تجویز کرتی تہی اور وہ اکثر سوای خصومت کی خلاف
عقل ہو اکرتی تہین آن یہہ ایک بات بہت تعجب کی ہی
کہ چہہ برس تک یعنی شروع بندوبست پارلمنٹ سی سنہ
سترہ سو اسی تک مخالف حاکمین سی سلطنت بالکل برباد
نہوئی دو ون بعد جمع ہونی کونسل کی مخالفین ہیسٹنگز صاحب
نی ٹڈلیٹن صاحب کو لکہنو سی جسکو صاحب موصوف نی وہان
کا رزیڈنٹ کیا تہا طلب کرنا چاہا اور برخلاف عہد و پیمان
ہیسٹنگز صاحب کی اونہین نواب لکہنو سی زیادہ لینی کے
خواہشمند ہوئی اوسنی اونہین سمجہایا کہ وہ ابہی توقف کرینگی

اور ایسی امر سی بہت قباحتین پیدا ہونگی کیونکہ لوگون پر یہہ
بات ظاہر ہو جاتیگی کہ حاکمین ریاست اتفاق نہیں ہی اونسی
کہا کہ اہل بلاد گورنر کو حاکم کلان جانتی ہین اور جبکہ وہ
دیکہینگی کہ اسکو کچہہ اختیار نہ تہا تو البتہ ہماری نا اتفاقی
اون پر ثابت ہو جاتیگی لیکن صاحبان کونسل نی اپنی ہی بات
کی اور ان طورون سی اونکی بی وقوفی اور کم حوصلگی
لوگون کو معلوم ہوئی ہندوستانی فساد ارباب کونسل
اور جاتی رہی اختیار ہیسٹنگز صاحب کو جو چند روز
پیشتر بالکل مالک تہا جلد دریافت کر گئی اس لئی وہ لوگ
جو اوسکی فیصلہ سی ناراض ہوی تہی فرانسیس صاحب
اور اوسکی شریکون پاس اسکی نالش لیگئی جسکو اونہون
نی بدل سنا اوسوقت مین نوجوان نک چند راجہ بردوان
مرحوم کی معہ بیٹی اپنی کی کلکتہ مین آئی اوسنی ایک عرضی
بمضمون دی کہ مجہسی نولاکہہ روپیہ انگریزون نی اور
اونکی عملہ نی راجہ کی مرنی سی ابتک رشوت مین سیلئی

جسمین پندرہ ہزار روپیہ حصہ ہیسٹنگز صاحب مین آئی اوسی
اس عورت سی کاغذ حساب بنگالی اور فارسی مین طلب کیا
لیکن وہ ایک پرچہ پیش نکر سکی اب تک خلعت اور القاب
گورنر صاحب مرحمت کرتی تہی لیکن دشمنان ہیسٹنگز صاحب
نی واسطی اوسکی اہانت کی بیٹی راجہ مرحوم کو خلعت اپنی
ہات سی عطا کیا تھا ہمین ہیسٹنگز صاحب کی لئی انعام مقرر کیا
گوہندگان تمام اطراف بنگالہ سی بلائی گئی بہت سی اقرار
اور بہتان اکہٹی ہوئی ایک شخص نی عرضی اس مضمون کی
گذرانی کہ فوجدار ہوگلی کی بہتر ہزار روپیہ سالیانہ سرکار
سی مقرر ہین جسمین سی چہتیس ہزار ہیسٹنگز صاحب لیا
کرتی ہین اور چار ہزار انکا دیوان درخواست دہندہ کو
یہہ عہدہ بتیس ہزار روپیہ سالیانہ پر منظور ہی یہہ آرزوی
بی معنی تہی جسکو ہر شخص کہ جو حال باشندگان اس ولایت
سی واقف ہو معلوم کر جاوی مسموع ہوا شاہد گذری اور
معاندین ہیسٹنگز صاحب نی کہا کہ مقدمہ تمام ہوا فوجدار موقوف

موقوف ہوا اور یہہ عہدہ باوجود کمی تنخواہ کی گونندلال بلکہ
اور شخص مقرر ہوا اوسی بیچ مین ایک اور نالش آئی
کہ منی بیگم نی نو لاکہہ روپیہ کا حساب نہین دیا جب اوسی بہت
تنگ کیا اوسنی کہا کہ مینی ڈیڑہ لاکہہ روپیہ ہیسٹنگز صاحب
کو جب کہ وہ بہی مسند ریاست پر بیٹہانی کو آئی بطور ضیافت
کی تواضع کیا ہیسٹنگز صاحب نی اظہار کیا کہ وہ روپیہ
خرچ سرکار مین اوٹہا اور کہ رقم اس خرچ کی سرکار کو بیچ
بہی اور بہی یہہ کہا کہ نواب بنگالہ جب کبہی کلکتہ مین آتا
اوسی ہزار روپیہ روز خرچ کا ملتا تہا یہہ اظہار ہیسٹنگز
صاحب کا کچہہ خوب نہ تہا کیونکہ اور کوئی حجت نہ تہی کہ
روپیہ سوای خرچ سرکاری کی اور طور سی صرف ہوا جبکہ
یہہ بات ظاہر ہوئی کہ ہر ایک نالش برخلاف ہیسٹنگز
صاحب کی مسموع ہوتی تہی نند کمار نی بہی جو ایک مرد
بدنام تہا اوسپر نالش کی اوسنی اظہار کیا کہ گورنر جنرل
نی ساڑہی تین لاکہہ روپیہ منی بیگم کو مسند ریاست پر لانی

اور میری بیٹی گرودا س کو نواب مرشد آباد کی مختار کرنی کی واسطے
نئی فرانسس صاحب اور اوسکی رفقانی نند کمار کو گذرانی گواہون
کی لئی کونسل مین طلب کرنا چاہا ہیسٹنگز صاحب نی جواب
دیا کہ وہ میرا مدعی ہو کر اس عدالت مین جہان کہ مین حاکم ہون
آنی نہ پاویگا اوس نی کہا مین عہدہ گورنری کو ایسی نالائق
تابعداری سی ہندوستانیون کی آنکھہ مین حقیر نکرونگا
اور اوسی وقت یہہ بہی کہا کہ مین مقدمہ سپرد صاحبان
سپریم کورٹ کی کردونگا ہیسٹنگز صاحب کونسل مین
سی اوٹھہ گئی اور بارویل صاحب نی اوسکی تبعیت کی
فرانسس صاحب اور اوسکی رفقانی بعد روانگی صاحبین
موصوفین کی نند کمار کو اندر بلایا اور اوس نی ایک خط پڑہا
اور کہا کہ اس مین منی بیگم نی جتنا روپیہ کہ رشوت دیا تہا
سب لکہا ہوا ہی [illegible] اور لائی صاحب نی ایک خط جسکو منی بیگم
نی خود [illegible] کونسل کو لکہا تہا نکالا اور اوس خط سی
[illegible] کیا مہر [illegible] انطباق [illegible] نوشت ایک

نہتی بعد مرگ نند کمار کی اوسکا فریب ظاہر ہو گیا اوسکی پھانسی
ہو اہیر جعلی جمیع امیران بنگال کی شکلین اسمین کچہ شک
نہین ہی کہ وہ خط جعلی تہا اور کرمنی بیگم نی اوسپر مہر نہین
کی تہی بلکہ نند کمار نی خود ثبت کر لی تہی ارباب کونسل نی
کہا دعوی نند کمار کا صحیح ہی اور حکم دیا کہ ہیسٹنگز صاحب
وہ ردپی واپس کر دین جبکو اونسی انکار کیا اونہین
ایام مین کہ یہہ مقدمہ دایر تہا ہیسٹنگز صاحب نی سپریم
کورٹ مین نند کمار پر نالش سازش کی کی تینون اصحاب
کونسل واسطی حقارت ہیسٹنگز صاحب کی خود اوسکی
گہر گئی اور یہہ بات آج تک سنوئی نہی گئی بہرحال تک فرانسیس
صاحب اور اوسکی رفقا مخالفت ہیسٹنگز صاحب اور
تباہی ملک مین ساعی رہی نند کمار پر کمال الدین نامی شخص
نی نالش سپریم کورٹ مین لگائی کہ اوسنی نام میرا ایک
دستاویز پر جعل کیا ہی نند کمار کا جرم ثابت ہوا او
جولائی سنہ ۱۷۷۵ مین پہانسی دی اہل اس دیار کو

بہت تعجب ہوا جب اونہون نے دیکہا کہ ایسی امیر کبیر ہندوستانی
نے جو برہمن تہا شہر کلکتہ مین پہانسی پائی امیران ہندوستانی
مین سے اکثر اوسے کو انگریزون نے پہانسی دی تہی یہہ متقول
ہے کہ ایک لاکہہ سے زیادہ بنگالی اوسکی مقتل پر جمع تہے
اونہین یقین تہا کہ وہ مارا نجائیگا لیکن جبکہ اونہون
نے دیکہا کہ وہ مارا گیا تب وہ اپنی پاک کرنے کے لئے دفعتہ
دریا کو بہاگ گئے لوگون نے کہا کہ نندکمار کو ہیسٹنگز صاحب
نے مروا ڈالا تہا کیونکہ اونکو یقین تہا کہ اوسنے استغاثہ
مین سعی کی ہے حقیقت مین یہہ بات سپریم کورٹ نے کی
ہے اور کہ یہہ نتیجہ اون نالشون مین سے تہی جو برخلاف
اوس محکمہ کی کئی برس بعد ہوئین اور یہہ بات بیشک
ہے کہ نندکمار ہی ایک مفسد تہا بنگالیون مین سے تہا گورنرا ن
بنگال کو اوسپر جو ایک بڑا دوسرے کی مقرر ہوئی تہی اعتماد
نرہا اوسکی نگ حرامی دریافت ہوئی کہ وہ دشمنان
انگریزون سے خط و کتابت رکہتا تہا نزاہی پہلاس سے وہ

وہ سازش مین ایک گروہ سی کرتا تہا باین ہمہ اوصاف وہ بہی
ظلم سی مارا گیا وہ جرم جسمین کہ سپریم کورٹ نی فتوی اوسکی مارنی
کا دیا یہہ چار برس پیشتر مقرر ہونی اس عدالت کی اوس سی
سرزد ہوا تہا اور اوس حالت مین وہ محکوم اوسکا نہ تہا
علاوہ اسکی بموجب شریعت اہل ہنود کی بہی یہہ جرم قابل
قتل کی نہ تہا اسی لحاظ سی وہ خلاف عقل و انصاف کی
مارا گیا لیکن وہ بڑی ثروت مین ہوا بہت سی خدمتون
پر وہ مامور ہوا اور اونہین اونی ایک کڑوڑ روپیہ سی
زیادہ کی دولت جمع کی جبکہ خلاصہ کیفیت مقدمہ
محمد رضا خان کا پہونچا صاحبان ڈایرکٹر نی لکہا کہ ہماری
نزدیک اوسکی بی قصوری اور غریب نند کمار کا ثابت ہی
اونہون نی حکم دیا کہ گورداس مختاری نواب سی موقوف
کیا جاوی اور محمد رضا خان بجائی اوسکی مقرر ہو سپریم
کونسل نی یہہ دیکہکر کہ اونہین عدالت صدر نظامت
کلکتہ مین اب اجلاس کرنیکی فرصت نہ تہی چاہا کہ وہ تدبیر

قدیم اپنی پہر عمل مین لاوین اور بند و بست عدالتہای فوجداری
اور پولس حوالہ ایک ہندوستانی کی کر دین اس سبب سی یہہ
عدالت مرشد اباد سی کلکتہ کو گئی اور محمد رضا خان اوسکا
١٧٧٢
رئیس ہوا اراضی واسطی پانچ برس کی سنہ ستہرہ بہتر سی
اجارہ دی گئی اور کہہ دیا گیا کہ محصول بتدریج بڑہیگا لیکن یہہ
بات اول ہی برس مین معلوم ہو گئی کہ زمیدارون نی جو جلد
اپنی سی زیادہ کا ٹہیکہ لیا تہا باقیات محصول بہت ہو گئی
بعد پانچ برس کی سرکار نی لاچار ہو کر ایک کروڑ اٹہارہ
لاکہہ روپیہ معاف کر دیا اور تس پر بہی ایک کروڑ بیس
لاکہہ روپیہ باقی رہگیا اور اسکی کوئی صورت وصول کی
نہ تہی دونو گروہ کونسل نی اپنی اپنی تدبیرین درباب
بند و بست جدید کی ولایت کو لکہہ بہیجین لیکن صاحبان
ڈایرکٹر نی دونون رایون کو سترد کیا جبکہ میعاد
١٧٧٧
ٹہیکون کی سنہ سترہ سو ستتر مین ہو چکی تب حسب
الحکم انکی کی اراضی باجارہ ایک سال کی دی گئی یہہ طور اجا

اجارہ سال بسال کا سنہ سترہ سو بیاسی تک رہا واسطی ہے
بندوبست کی یہہ قاعدہ تجویز ہوا کہ تشخیص آمدنی تین سال
سابق پر بنا محصول کی ہو اور یہہ صورت اراضی زمینداران
قدیم کو جہان تک کہ ہو سکی دی جاوی ستمبر سنہ ۱۷۷۴ سترہ سو چہتر
مین کرنیل سن سن موا اور ہیسٹنگز صاحب کی دہی دشمن
رہگئی اسکا دخل پہر صاحبان کونسل مین ہوا انجام کار سنہ
سترہ سو ۱۷۷۸ اٹہتر مین نواب مبارز الدولہ سن تمیز کو پہونچا اس
نی سپریم کونسل کو لکہا کہ وہ محمد رضا خان کو موقوف
کردین کیونکہ وہ مجہہ سی بدرشتی پیش آتا ہی وہ بموجب رای
ہیسٹنگز صاحب کی معطل ہوا اور عہدہ نایب صوبہ دار
اگی کو نرہا نواب کی گہر کی بندوبست کا اختیار منی بیگم
کو ہوا اس انتظام سی صاحبان ڈائرکٹر بہت ناخوش
ہوئی اونہون نی فورًا بعد سننی اس خبر کی پہر اس عہدہ
کو مقرر کرکر محمد رضا خان کو اسپر بحال کیا منی بیگم اپنی
خدمت اتالیقی سی موقوف ہوئی آٹہہ دوان سال صدیے

اٹھارہ دین کو تواریخ بنگالہ مین مشہور رہی کیونکہ اسی
سال مین اولا کتابین حرفون بنگالی مین چھپنی شروع ہوئین
اپنا ہیل ہیڈ صاحب جو ایک شخص بہت مستعد و ذی ہوش
تہا ہندوستان مین زمرہ اہل قلم مین داخل ہوکر سنہ
سترہ سو ستر ۱۷۷۰ مین آیا اور تمام زبانین اس ملک کی سیکھین
اوس نی اونمین ایسی دستگاہ پیدا کی کہ کسی فرنگی کو
پیشتر اوس سی حاصل نہوی ہی سنہ سترہ سو چہتر ۱۷۷۴ مین نظم
ونسق ملک کا انگریزون کو اختیار ہوا اور جب ہی سی
ہیسٹنگز صاحب کی رای مین یہہ بات آئی کہ اونہین
اب قوانین اس ملک کی سی واقف ہونا ضروری ہی ہیل ہیڈ
صاحب نی دستگیری اونکی سی ایک کتاب مشتمل قوانین
ہندو اور مسلمان کی تیار کر کر سنہ سترہ سو پچہتر ۱۷۷۵ مین
چھاپی اوس نی بنگالی زبان سیکھنی مین بہت سعی کی شاید
کہ یہہ شخص انگریزون مین جنہی کتب درسی اس زبان کے
تحصیل کین اول شمار کیا گیا ہی سنہ سترہ سو اٹہتر ۱۷۷۸ مین اوس نے

نی ایک کتاب قواعد بنگالی مین چہاپی وہ ہوگلی مین مطبوع ہوئی
کیونکہ دار الامارت مین اب تک کوئی چہاپہ خانہ نہ تہا سابق
مین چارلس ولکن صاحب نی جسکا نام اب تک زندہ ہی
بیچ سیکہنی زبانون اس ملک کی بہت کوشش کی تہی وہ
ایک بڑا دستکار اور ایک مرد عالی حوصلہ تہا اوس نی اپنی
ہات سی نقوش حروف بنگالی کی ڈہالکر تیار کئی اور بانی اول طبع
مین لانی ان حروف کا وہ تہا اور اوس نی قواعد ہیل ہیڈ
صاحب کی جو اوسکا دوست تہا چہاپی بسبب قضیہ سپریم
کورٹ اور ناظمین کمپنی کی کئی برس تک یہہ ملک تباہ رہا یہہ
عدالت سترہ سو چہتر مین مقرر ہوئی اور محکوم ریاست
کمپنی کی نہ تہی اصحاب سپریم کورٹ ولایت سی بخیال اس
بات کی کہ رعایا ہندوستان پر بہت ظلم و تعدی ہوتا ہی
اور کوئی چارہ واسطی رفع ان مصایب کی سوای تقرر اس
عدالت کی نہین ہی چلی ہرگاہ منصفین عدالت مسطورہ کی
چاندپال گہاٹ پر اوتری اور بنگالیون کو برہنہ پا دیکہہ کر ایک

نی صاحبان موصوفین مین سی دوسری کو کہا دیکھو بہائی کیا ظلم
لوگون پر ہو رہا ہی اور کہ عدالت سپریم کورٹ بروقت
ضرورت کی مقرر ہوئی تہی اور مجہی یقین ہی کہ عرصہ چند
مہینی کا اس عدالت پر نہ گذریگا کہ رعایا اس بلاد کی ایسی
آسودہ اور مرفہ حال ہو جائیگی کہ جوتی اور جراب پہن نی
لگین گی حکم اس عدالت کا تمام انگریزون پر کہ ہند مین تہی
اور ہندوستانیون پر جو کہ اندر کہائی مرہٹہ کی رہتی تہی تہا
اور بہی زیر حکم اس محکمہ کی جمیع مردمان ہو اسطہ یا بواسطہ
نوکر کمپنی یا نوکر انگریزی رعایا کی تہی بموجب فقرہ مرقومہ الصدر
کی وہ اسو اہل بلاد مین جو خاص وسط اس ملک مین رہتی تہی
دخل دینی لگی حاکمین اس محکمہ نی کہا کہ باج گذار نوکر کمپنی یا ین
یہہ قصور صاحبان پارلمنٹ کا تہا جنہون نی کہ حد انکی اختیار
کی مقرر نہ کی تہی صاحبان پارلمنٹ نی دو عدالتین جدا جدا
مقرر کین جنمین چند روز نہ گذرنی پائی تہی کہ فساد برپا ہو گیا
سپریم کورٹ نی تہوڑی دنون بعد اجلاس اپنی کی حکومت

حکومت اپنی بڑھانی چاہی جو شخص اس عدالت مین آن کر قسم
کھا کر کہتا کہ فلانا زمیندار میرا مقروض ہی اور پانسو میل کی
اندر رکار ہنی والا اوسی وقت پروانہ اوسکی گرفتاریکا جاری
ہوتا اور رفیدہ کیا جاتا بارہا جس شخص نی اصرار کیا کہ مین زیر
حکم سپریم کورٹ کی نہین رہتا ہون اوسی رہائی ہوگئی لیکن
اوسکی ہتک کا کچھہ تدارک نہوا ثمرہ اس پیچ کی حکومت کا
جلد ظاہر ہو گیا رعایا جو بخوشی محصول نہین دیا کرتی ہی یہہ حال
زمیندارون اور ٹھیکہ دارونکا دیکھکر بالکل محصول دینی سی
انکار کر گئی اول سال اس عدالت کی اجلاس سی پروانین اس قسم کی
ہر ضلع مین جاری ہوئی ایک بڑی ہی پریشانی ملک پر پڑ گئی اور لوگون
نی اپنی تئین ایک نئی بلا مین مبتلا پایا وہ اس قانون سی بالکل بیخبر تھی
جسکی کہ وہ کلکتہ مین واسطی استفسار حال کی طلب کئی جاتی تھی
جاہل تھی یہہ لوگ تفتیش و خوض سی مانوس نہ تھی گورنر جنرل اور
اوسکی کونسل نی دیکھا کہ اب ہمارا اختیار بسبب غلبہ سپریم
کورٹ کی جاتا رہا لیکن وہ انکا مقابلہ نکرتی تھی حاکمین عدالت

مرقومہ الصدر نی کہا کہ ہم نوکر بادشاہی ہین اور کسی نوکر کمپنی
کو برابر ہماری اختیار نہین ہی اور دہمکایا کہ جو شخص ہمارے
اطاعت ہماری نکریگا اوسی ہم تہمت نمکحرامی لگائینگی آخر
کار ایک مقدمہ پیش ہوا جس سی کہ قضیہ معرض خطر مین پوہنچا
مارچ سنہ سترہ سو اسی (۱۷۸۰) مین یہہ ماجرا واقع ہوا اوسی اثنا مین
انگریزون ساکنین کلکتہ اور گورنر جنرل نی ایک عرضی صاحبان
پارلمنٹ کو لکھی کہ وہ تعدی سپریم کورٹ کا کوئی علاج کرین
اس بات مین بہت سی خوض و تکرار رہی اور ایک آئین نوجا
ہوئی جس سی کہ اختیار کل جو سپریم کورٹ کی تمنا تہی جاتا رہا
قبل اجرای اس قانون کی ہیسٹنگز صاحب نی وسیلی خاموشی
سپریم کورٹ کی ڈہونڈہی اور حاکمین اس عدالت کو لقمہ تر
دیکر راضی کیا اس نی الجا یعنی صاحب حاکم اول عدالت مسطور
کو باضافہ پانچ ہزار روپیہ مہینی اور چہہ سو روپیہ مہینا کرایہ
دفترخانہ کا مقرر کرکر جج اول عدالت دیوانی کا کیا اور دوسرے
حاکمین مین سی ایک کو اوپر ایک عہدہ جدید کی چنبراین جو کچ

سی انگریزون نی لڑ کر لیا تہا ممتاز کیا بعد ازان تہوڑی دنون
تک صاحبان کورٹ نی کسیطرح کا مناقشہ نکیا اس عرصہ مین ہسٹنگز
صاحب نی محکمات اس دیار کو بہت رونق دی اس نی ہر ضلع
مین واسطی سماعت مقدمات کی دیوانی عدالتین مقرر کین اور
صاحب کلکٹر کو فقط تحصیل کا اختیار رہا الیجا امپی صاحب
نی صدر دیوانی عدالت مین اجلاس کر کر کچہہ قوانین واسطی
عدالتون دیوانی کی ترتیب کئی نوبت ان قوانین کی نوتہی پر
آگئی اور وہ کتاب قوانین کورن ولیس صاحب کی بنیاد ہوئی
جب خبر تقرر الیجا امپی صاحب کی ولایت مین گئی صاحبان
ڈائرکٹر اس سی بہت آزردہ ہوئی اور اوسی جایز نرکہا وہ
دریافت کر گئی تہی کہ ہسٹنگز صاحب نی مصلحتاً واسطی صلح
کی اقرار کر لیا تہا لیکن اونہون نی کہا کہ یہہ بات خلاف سررشتہ
ہی الیجا امپی صاحب محکمہ سرکار مین واسطی جواب دہی قبول
کرنی اس عہدہ کی طلب کئی گئی مدعی اسکا جلبرٹ الیٹ صاحب
سرکار کی طرف سی مقرر ہوا جو بعد ازان ملقب بہ لارڈ منٹو

گورنر جنرل ہندوستان ہوا اونیسوین جنوری سنہ سترہ سو
اسی مین اول کاغذ اخبار ہندوستان مین بندرہ کلکتہ مین چھپا
چار برس بعد اس واقعہ کی ہیسٹنگز صاحب نی بمطلب درستی
مقدمات بنارس و اودہ کی بنگالہ سی کوچ کیا اور حیدر علی کی
راجہ میسور سی جنگ کی اور تمام ہندوستان مین معاملات
کرکی صاحبان ڈائرکٹر اور صاحبان پارلمنٹ کو اوسکی
معاملات اضلاع مغربی کی مقبول نہ پڑی اور اوسی بہت
سرزنش کی اور یہہ بات پارلمنٹ یعنی خانہ پنچایت مین
پیش ہوئی کہ وہ واسطی جواب دہی ہتک اور فوت کرنے
فواید ولایت کی طلب کیا جاوی لیکن اسپر سب متفق نہوئے
تھی اسلئی وہ اپنی جا پر قایم رہا اوس نی سفر ثانی اودہ کا
انجام سترہ سو چوراسی مین کیا وہ پھر شروع سنہ سترہ سو
پچاسی مین بیچ دارالامارت کلکتہ کی داخل ہوا اور کنجیاں خزانہ
اور فورٹ ولیم کی میکفرسن صاحب کی جو اوسکا جانشین
تھا تفویض کر کر ولایت کو روانہ ہوا اور ماہ جون مین وہان پہونچا

پونہچا کلیونڈ صاحب مربی و خیرخواہ ہندوستان نی سنہ سترہ سو
چوراسی مین رخت ہستی کا اس دار فانی سی اوٹھایا وہ نوجوان
ولایت سی زمرۂ اہل قلم مین داخل ہوکر ہندوستان مین آیا تھا
اور چند روز بعد اسکی پہنچنی کی وہ ضلع بھاگلپور مین مقرر ہوا جنوب
اس مقام کی ایک پہاڑ واقع ہی جسمین کہ وحشی لوگ رہا کرتی تھی
اور وہ ظلم و تعدی اپنی ہمسایون سی نہایت تنگ تھی اوس نی
ارادہ انکی تعلیم و ترقی کا کیا اور ان کی آسودگی مین جہان
تک اوسکا مقدور تھا کوشش کی اور اسمین وہ کامیاب ہوا
اور صورت اوسکی کچھہ اور ہو گئی اور شرارت مزاج پہاڑیون
کی جو ہمیشہ پہاڑ سی اوتر کر اون شخصون کو جو اون پر دست
درازی و ظلم کرتی تھی لوٹ تی تھی بصلاحیت مبدل ہو گئے
آب و ہوا اس ضلع کی بسبب ہونی زراعت کی مرض خیز تھی
کلیونڈ صاحب بیمار پڑی اور لاچار ہو کر سمندر کو گئی وہین
اس نی اونتیس برس کی عمر مین انتقال کیا صاحبان ڈائرکٹر
نی واسطی یادگاری شعور و لیاقت اس شخص کی ایک مکان

عظیم الشان اوسکی مدفن پر بنوایا اور غریب پہاڑیون نی بہی
جنکو اوس نی شودب وارستہ کیا تہا سرکار سی اجازت لیکر
ایک مکان اوسکی نام کا بنایا جس سی کہ نگہبان اوسکی یادہ
رہین سوای اوسکی اور کوئی مکان ہندوستانیون نی اسطرحکا
واسطی کسی انگریز کی نہین بنایا کیا سنہ سترہ سو تراسی ۱۷۸۳ مین
ولیم جونز صاحب حاکمین سپریم کورٹ مین بعہدہ ججی کی داخل
ہوکر اس ملک مین آیا چونکہ وہ ایک طالب علم جید تہا اسلیئے
وہ اپنی ملک مین معزز و ممتاز تہا بسبب اسکی آنی کا یہ
ہندوستان مین دریافت کرنا تواریخ قدیم ملت و عادت
اہل اس کشور کا تہا وہ بید و اور پوتہی کی مطالعہ سنسکرت مین
مشغول ہوا لیکن اوسی پنڈت بمشکل ہات لگا برہمن اپنی زبان
پاک اور کتب کسی غیر مذہب کو نہین سکہلاتی ہیں بعد بڑی
تلاش کی ایک ویدیو جو قوم کا طبیب اور زبان سنسکرت
مین بہت مستعد تہا ملا اور پانسو روپیہ ورماہہ پر سکہلانی
کا اقرار کیا اوس نی اس زبان سی بخوبی واقف ہوکر قوانین

۱۷۹۴
قوانین منو کو زبان انگریزی مین ترجمہ کر ڈالا اوس نی سترہ سو چورانوے
مین سوسائٹی اشیاٹک کلکتہ کو بمطلب دریافت کرنی عادات و
زبان اور قوانین قدیمی ہندوستان کی مقرر کیا بہت
سی لوگ جو متلاشی ان باتون کی ہین اسکی سات ہوئی اور
اونکی تلاش سی باشندگان فرنگ کو اول علم ان اشیا کا
ہوا ہیسٹنگز صاحب نی اس سوسائٹی کی بہت سعی اور مدد
کی اور اسمین اول شخص ہوا لیکن سرا ولیم جونز کی کوئی انگریز تامشہور
ہندوستان مین نہ آیا تھا اور باشندگان اس کشور کی
جو علم سی بہرہ رکھتی ہین اوسکی نام کی تعظیم کرتی ہین اور
عزیز جانتی ہین اس نی دس برس بعد ورود اپنی کی اس ملک
مین باعمر اونچاس برس کی طرف دار عقبیٰ کی کوچ کیا بجرد
پہنچنی ہیسٹنگز صاحب کی بالاتفاق صاحبان ڈائرکٹرز
اوسکی طرز انتظام پر آفرین کی اکثر مقامات ہندوستان
مین اسکا قصور ظاہر تھا لیکن وہ ظریفہ دانائی و ہوشیاری سی
چلا اور بسبب اوسکی اس ملک مین جسکو کلائو صاحب نی مفتوح

کیا تھا مستحکم کر دیا اکثر تصور جو اوسکو لگا ہی گئی تھی اوسکا وہ
مستحق نہ تھا کیونکہ وہ کچھ وہی ہندوستانیون کی سی جنکو
اس نے نوکر رکھا تھا و فرخ مین آئی گنگا گوبند سنگھ اور
کشن بابو اور دیوی سنگھ کو اسکی ایام اقتدار مین بہت
اختیار رہتا جسمین کہ اونہون نے بہت روپیہ جمع کیا دیوی سنگھ
ان مین سے شاید بڑا ہی ایمان تھا یہہ ایک ٹھیکہ دار تھا
اور اوس نے غریب رعایا پر زیادتی کر کر بہت روپیہ
تحصیل کیا تھا ظلم جو اس بد ذات نے دانا پور مین کئی تھی
ذکر انکا بے رنج و قلق کے نہین ہو سکتا ہی ہیسٹنگز صاحب
الزام اس تمام تعدیکا لگایا گیا تھا لیکن اہل ہند اس بات
سے خوب واقف ہین کیونکہ اونہین احکام آقا اور شریر
خادم مین بہت امتیاز ہی آغاز جلوس اوسکی سے مسند ریاست
پر چھہ برس تک ارباب کونسل اوسکی مخالف رہی اور
جہان تک اونسے بنا اوسے رنج پہنچایا اور خفیف اور
ذلیل کیا اونہین ایام مین اقتدار اسکا بسبب سر جیم کورٹ کے

م ہوگیا لیکن اس نی آزادہی سی کہا کہ مین اون ش
ملات سی اس عہدہ کو چھوڑونگا وہ ایسا صاحب ہمت
عت تہا کہ اسپر کوئی مصیبت غلبہ نکر سکتی تہی وہ آخر
بی ریاست مین حیدر علی سے لڑا جسمین کہ تمام آمدنی
کی صرف ہوئی اسے اکثر بسبب احتیاج روپیہ کی
رہی جسکو اس نی لطائف الحیل سی بہم پہنچا لیا تہا
م ہیہ ہا کہ اوسکی مزاج مین بہت تحمل و استقلال
ہ نام اسکا باشندگان اس دیار کی باادب زبان پر
لاتی ہین اور آج تک اپنی اولاد کو تعلیم کرتی ہین کہ وہ نام دار
ہیسٹنگز صاحب کا باخلاص لین سنہ سترہ سو تراسیمین معاملات
صاحبان پارلمنٹ آگاہ ہوئی اور فوکس صاحب
ی ایک تدبیر واسطی ریاست ہندوستان کے
بیس کی اگر وہ بات منظور ہو جاتی تو یقین تہا کہ ملک ہندوستان
مپنی کی ہاتہ سی نکل جاتا لیکن شاہ انگلند اوسی مستحسن نجانکر
وکنش ہوا اور فوکس صاحب اپنی عہدہ سی موقوف ہوئے

بجانی وسکی لیم پٹ سفر رہا اگرچہ وہ چوبیس برس
تمام باتین ہر برس کی اوسمین موجود تہین اوس نی ایک نئی
تجویز واسطی بندوبست ہندوستان کی نکالی جسکو صاحبان
پارلمنٹ و بادشاہ نی پسند کیا اب تلک صاحبان ڈائریکٹر
کو ہندوستان مین بالکل اختیار رہتا لیکن پٹ صاحب نی
ایک آئین سنہ سترہ سو چوراسی مین جاری کی اور سوا
اسکی ایک بورڈ کمشنرز نکالا جو ہمیشہ سی بورڈ کنٹرول کہلاتا
گئی تہی واسطی امور ہندوستان کی متعین ہوا تمام حال
اس عدالت کو شاہ انگلنڈ نی مقرر کیا اور اونہین اختیار دیا کہ
تمام کاروبار ہندوستان مین بجز تجارت کمپنی کی داخلت
کرین اسوقت سی سلطنت اس ملک کی بحکوم ملازمین شاہ
صاحبان کمپنی کی رہی

مارکوس کورن ڈلیس

ہیسٹنگز صاحب نی امور ریاست تفویض میکفرسن صاحب
کی کی لیکن صاحبان ڈائریکٹر نی اسکی آنی سی مطلع ہو کر لا

ین ولسلی کو گورنر جنرل و کمنڈر انچیف یعنی مالک
کل فوج کا بنایا اس لیئے کہ خاندان قدیم سی معزز اور وہ خود صاحب
دولت و شعور تہا چونکہ اوس نی کاروبار سلطنت کی مختلف
مضمون میں سرانجام کئی تہی اسلیئی اوسکو بہت تجربہ حاصل
وہ سترہ سو چہیانوین میں داخل ہندوستان ہوا اور
ہی شعور و کاردانی سی قضا یا جنسی کہ حکومت ہیسٹنگز
صاحب کی کم زور ہو گئی تہی جاتی رہی اس نی سات برس تک
حکومت بن بوبی حکومت کی وہ سلطان ٹیپو پسر حیدر علی
شور سی لڑا اور ایسا تنگ کیا کہ وہ ملتجی صلح کا ہوا
اور جس سی کہ انگریزون کو ایک بڑا حصہ اوسکی ملک کا
ملا اور اونہون نی جتنا روپیہ کہ اس لڑائی میں صرف ہوا تہا لیا
انگلستان میں تمامی دشمنان ہیسٹنگز صاحب نی غلبہ
کیا اور آخرکار تیرہوین فروری سنہ سترہ سو اٹہاسی کو
اوس کامن نی ہاؤس لارڈز میں اوسکی جرمون اور بدچلنی کی
نالش کی یہ مقدمہ بڑی دہوم سی ہوا شاہزادی اور امرا

زمینداری اور امرازادیان جمع ہوئین اور اگلی ان
کی عقلاء انگلستان اوسکی رعیت ہوئی اوسکی طریقہ حکو
مین بہت سی غور کی گئی اور قبل اس سی کسی بندوبست ملک
مین اسطرحکا تفحص نہوا تہا یہہ مقدمہ سات برس
پیش رہا تیرہوین اپریل سنہ سترہ سو بچانو تو بہت
نی چند باتون اوسی اخذ کیا اور ماوراء اونکی
اونکی معاف ہوئی بندوبست مستقل آمدنی اراضی
ہمارے سی نام کورن ولیس صاحب کا ہندوستان
مشہور رہی صاحبان ڈائرکٹر نی بسبب تبدیل ہونی
اکثر تحصیل روپیہ مین ہوا کرتی نہین دیکہا کہ رعایا بہت
تکلیف مین ہی اونہون نی خیال کیا کہ تیس برس
دیوانی جان ہی اور یقین کہ افسران انگریزی باب
مین خوب ماہر ہو گئی ہونگی اونہون نی حجت کی کہ یہہ بات
مناسب ہی کہ ہم محصول واجبی واسطی زمانہ ممتد
معین کردین جسمین منفعت دونو ہماری و رعایا کی مقصود ہو

[illegible] ایک ریج پر جسکی ہمین بہت آرزو تھی ہمیشہ رہی
لیکن لارڈ کورنوالیس صاحب نی دیکھا کہ افسران سرکار
[illegible] محصول مین کا حقہ علم نہ تھا اس لئی اونہون نی
[illegible] بندوبست کا ایک مدت تک جاری
[illegible] اونہین ایام مین اونہنی ایک طومار سوالون کا سب
کلکٹرون پاس بھیجا تاکہ اونکی جواب سی اوسکو بخوبی حال آئے
[illegible] کا منکشف ہو جاوی انکی کو الٹ مین بہت نقصان
[illegible] زمانی مروان گلہ سی جنہون نی
بہت سا تغلب کیا تھا لکھی ہوئی تھین اگرچہ انکو الٹ معتبر
نہ تھی لیکن اور کوئی انسی بھی بہتر نہ ہو سکتی تھی اس
کی واسطی بندوبست ہوا اور اس بات کا اشتہار
ہو گیا کہ اگر صاحبان [illegible] اوسکو منظور کرین کی تب یہہ
بندوبست مستقل ہو جائیگا جان شور صاحب بڑا ایک
[illegible] شخص اہل قلم تھا [illegible] خواران کمپنی سی تھا وہ واسطی
تیار کرانی ایک کتاب کی باب محصول مین جسمین کہ وہ بہت

ما پر تنہا متعین ہوا اگرچہ رای اوسکی مستقل کرنی متعلق بہی
تہی لیکن حاکمین کو وہ بس تہی اسکی بنا رکہین بہت سی ایالت
کی بندوبست دہ سالہ مین یہہ بات ٹھیری کہ زمیندار جو
ملک فقط محصل نہ خراج تہی وہ مالک زمین کی ٹھہرین اور
کہ بندوبست وتحصیل اونکی طور پر ہو بعد ان تمام باتونکی
پیرائی کو انفذ تحصیل کی ہم اغراف ان ہندوستانی حاکمی
موجود تہی دیکہی گئی اور ۱۸۰۰ء نی سسٹم سابق پر ختم کے
یہہ اب بنا خراج کی ٹھیری تحصیل سارا اور تحصیل
کی مخالفت ہو گئی زمیندار نی اسکی منہائی باقی حاکمین اعلی
کہا کہ ہمنی یہہ بندوبست لاخراجی زمین کا نہین کیا ہے
اونہون نی ارادہ کیا کہ اوسکی اسناد مین سرکار رانہو
مین ملاحظہ کی جاوین اور جو کہ اچہی ہو ثابت اونکو جاری کہین
اونکو جو ناقص ہوون اونکو منسوخ کرین اور قطعات اراضی واپس لی
جاوین جبکہ یہہ تدبیر صاحبان ڈائرکٹرز کو پیش ہوئی
اونہون نی فورا اوسی قبول کرلیا اور بارہ روپیہ ۔۔ صاحب

صاحب کو لکھہ بھیجا کہ وہ اوسی واسطی ہمیشہ کی مقرر کر دیجیے
اشتہار بائیسوین مارچ سنہ سترہ سو تیرانوی کو اس مضمون کا
دیا گیا کہ تین کروڑ دس لاکھہ نواسی ہزار ایکسو پچاس روپیہ
بنگالہ اور بہار سی ہمیشہ کو تحصیل ہوگا اور چالیس لاکھہ چھہ
سو پندرہ روپیہ بنارس سی مستقل ہونا محصول کا حق اہل
بنگالہ مین خوب ہوا اور اگر وہی طریقہ قدیم تبدیلی محصول کا جاری
رہتا تو رونق اس ملک کی ایسی کبھی نہوتی لیکن اسمین دو برائیان
تہا اول یہہ کہ تحقیقات زمین اور آمدنی اسکی بخوبی نہوئی تہی
اسلئی بعضی املاک مین جمع بہت پڑی اور بعضون پر تھوڑی
دوسری یہہ کہ کوئی سزا ایجاد واسطی گذاری مزارعین کی قرار واقعی
نہوا جسکی سبب دخل ہونیکی تحصیل مین محصلان ہندوستانی سی
ہوجانی مین جسقدر مقرر ہوئی تہی زیادہ منفعت نہی تواریخ بنگالہ تیرانوے
سال اثنا عشرین صدی کی بہت مشہور ہی کیونکہ اس سال مین قوانین
انگریزی نی اول بنگال مین صورت ظہور اور تقرر کی حاصل کی
تہی لارڈ کورنوالس نی تمام قوانین نافذہ منتشرہ ازمنہ

سابقہ کو جمع کر کر ایک کتاب تیار کی اور چند قصور انکا
ترمیم مین لاحق کر کر اوسی چھپوا دیا اور وہ مجمل اور قوانین کا
ہوئی قوانین مرقومہ سنہ سترہ سو تیرانوی کی بہت صاف
و پر مضمون ہتی اور یہہ موجب توفیر گورنر جنرل کا بعد ازان
ترجمہ زبان اس ملک مین ہو گیا اور وہ تمام دیار مین پہیل گئی
اہل بلاد الی الان اگرچہ بہت سی قوانین حال سی ناواقف
ہین لیکن قوانین مرتبہ سنہ سترہ سو تیرانوی کو سمجہ رکہتی
ہین اور ہر وقت احتیاج کی اونہین عمل مین لاتی ہین فورسٹر
صاحب نی اونہین بنگالی زبان مین ترجمہ کیا اور اس زمانہ مین
یہہ ایک طالب علم جید اور اول شخص ماہر زبان بنگالہ
سی تہا بعد اوسکی اول اوسی نی ایک فرہنگ اس زبان
کی تیار کی اور این بی اڈمن سٹن صاحب نی اونکا فارسی مین
ترجمہ کیا یہہ بات مشہور رہی کہ حاکمین سلطنت ہندوستان
اوسکی تصنیف سی بہت خوش ہوئی اور دس ہزار روپیہ
انعام دئی ہندو لبت عدالتونکا بموجب ان قوانین کی جاری

چالیس برس تک رہا بعد انقضا اس عرصہ کی یہہ بات تجویز
ہوئی کہ ہندوستانی عدالتون دیوانی مین عہدہ ان جلیل
القدر پر ممتاز ہوویں لارڈ کورن والیس صاحب نی پانچ
درجہ عدالتون دیوانیمین منصف و صدر امین صاحب رجسٹر
اور صاحب ضلع اور عدالت جج اور صدر دیوانی عدالت
جسمین کہ مرافع آخر ہندوستانیون ہو اکرتا ہی مقرر کئی اونہون
نی لازمین دیوانی کی تنخواہ زیادہ کر دی تاکہ وہ رشوت
لینی سی باز رہین اور مشاہرہ افسران ہندوستانیکا قلیل
ہوگیا افسران انگریزی کو بڑی سی بڑی عہدہ پر دو چار
سو روپیہ ملتی تہی وہ اب انکی ہی ہزار روپیہ پانی لگی ابتدا
ہندوستانیونکا بڑا مشاہرہ تہا فوجدار کو ساٹھ ہزار
ستر ہزار روپیہ تک سالیانہ ملا کرتی تہی اور نائب دیوان
ضلع کو لاکہہ سی کم نہین ملتی تہی لیکن سنہ سترہ سو ترانوی
سی کبہی ہندوستانی کو سو روپیہ مہینی سی زیادہ نہ ملا تہی
بہی نہین لارڈ کورن ویلس صاحب کا مطبوع خاص و عام ہی یہہ

گان لوگون کا ہی کہ اونسی ریاست ہندوستان کو منضبط کیا اور
اوسکی بند و بست وایسی سی باشندگان اس دیار کو منفعت کثیر
ہوئی ہاور اوسی سبب مروت و دانائی اونکی خلق اللہ کو اپنا شکر گزار
کیا صاحبان ڈایرکٹرز نی اوسکی سلیقہ و شعور سی خوش ہوکر حکم
دیا کہ اسکی صورت انڈیا ہوس مین رکہی جاوی اور انہین جب سی
کہ وہ ولایت ہند سی روانہ ہوئی بیس برس تک پچاس ہزار روپیہ
سالیانہ ملا

جان شور صاحب

انہتا ئیسوین اکتوبر کو جان شور صاحب گورنر جنرل مقرر ہوی
وہ نوجوان اہل قلم مین داخل ہو کر آئی لیکن بسبب ذی
ہوشی اور متانت فکر کی ہمسرون اپنی سی فوقیت حاصل کی
ایام بند و بست دہ سالہ مین اونہون نی ایک کتاب درباب
آمدنی اس ملک کی تیار کی تہی وہ واسطی ملاحظہ پٹ صاحب
وزیر اعظم انگلنڈ کی بہیجی ہوئی وہ اسکی کیفیت محققانہ اور
عاقلانہ سی جو اسمین درج تہی سخت متعجب ہو کر صاحبان ڈایرکٹرز

ڈایرکٹر کو ملاقات کی لئی لکهہ بهیجا اور اس اجتماع مین اونہون
نی یہہ بات تجویز کی کہ بعد لارڈ کورنوالیس کی یہہ شخص
مقرر ہووی چند روز بعد وہ عہدہ جیرونٹ پر سرفراز
ہوی ایک برس بعد اوسکی تقرر کی ولیم جونز صاحب جو حاکم
تیز فہم اور طالب علم نامی ہندوستان مین تہا چالیس برس کی
عمر مین مر گیا جان شور صاحب کو اوس کی بہت محبت تہی
اور اوسکی تذکرہ حیات کو جو بہت مشہور ہی اونہی تالیف کیا
سنہ سترہ سو بچانوی مین نواب مبارک الدولہ موئی اور
نظیر الملک بیٹا اسکا بجائی اوسکی مسند نشین ہوا اب کوئی
پروا نواب مرشداباد کی تقرر ہونیکی نہین کرتا تہا یہہ بات
کافی ہی واسطی غور کی کہ جسقدر روپیہ کہ باپ کو ملا کرتا تہا
وہی بیٹی پر جاری رہتا جان شور صاحب جو لارڈ ٹن موٹ
کا مقرر ہوا تہا پانچ برس تک ہندوستان مین حکمران رہا اور
اور کسی نوع کا فساد اس عرصہ مین واقع نہوا بعد اوسکی استعفا
داخل کیا کوئی حادثہ عظیم بنگال مین قابل تحریر کی ظہور مین نہ آیا

لیکن اوسکی آخر ایام اقتدار مین خرابی آنی لگی آثار رفاقت کی
لشکر مین سی جاتی رہی ٹیپو سلطان والی میسور نی در نامہ و
پیام فرانسیسون سی جو مخالف انگریزون کی تہی کہولا اور
اونسی استمداد کی داغ پایمالی و تباہی کا اوسکی دل سی جو
انگریزون نی پہلی لڑائیین اوسی دیا تہا نہ مٹا اور خواہان
مقاومت کا ہوا اور یہی اوسکی امید بندہی کہ وہ بمدد
فرانسیسون کی اہل انگلنڈ کو ہندوستان سی باہر کر دیگا
صاحبان ڈایرکٹر نی جمیع احوال غور کر کر ارادہ کیا ایک
مرد شجاع کو گورنر جنرل مقرر کرین اونہون نی لارڈ کورن
ولیس سی درخواست کی کہ وہ تجدیداً عنان ریاست اس
ملک کی اپنی ہات مین لیوی جسکو اوسنی اقبال کر لیا لیکن جب
سب تیاری اوسکی روانگی کی ہو رہی تہی کہ وہ وایسرائی
یعنی نائب بادشاہ ہوا اور ایرلنڈ کو گیا

مارکوئس ولیسلی

صاحبان ڈایرکٹر نی فوراً لارڈ مورنگٹن کو جسنی کہ بعد

بعد ازان مارکوئس ویلس لی کا لقب پایا تہا اس عہدہ جلیلہ
پر ممتاز کیا گورنر ویلیس صاحب کی بہائی نی انکو تربیت کیا
تہا اور آئین ہندوستان اکثر اوسکی مطالعہ مین رہی
تہی وہ کلکتہ مین اٹہارہوین مئی سنہ سترہ سو اٹہانوی کو وارد
ہوا اسمین دوربینی وشجاعت اور استقلالیت مزاج جنکا
ہیچ اوسوقت کی ہونا ضرور رہتا سب موجود تہین جبکہ سرانجام
امور ہندوستان کا اسکی ہات آیا تمام خوف وتشویش باب
ریاست کی مفقود ہوگئی اور سبکی تسلی وتشفی ہوئی وقت
ورود اوسکی کی ہندوستان مین اعتبار سرکار کا ایسا کم ہوگیا
کہ تمسکات روپیہ قرض کا جو کہ بارہ روپیہ فیصدی فی سال کی
سود پر لیا گیا تہا اوسکو چہار روپیہ سیکڑہ کی نفع پر بہی کوئی
نہین خریدتا تہا فوج بہت کم اور ناراض تہی سندیہ جانب
شمال سی انگریزون پر حملہ کا ارادہ کرتا تہا اور ٹیپو جنوب
سی اور فرانسیس آہستہ آہستہ ہندوستان مین زور پکڑتی تہی
اونہون نی جلد فوجکا انتظام کیا اور افسران فرانسیس کو

جسکی زیر حکم فوج کثیر حیدرآباد مین تہی نکال دیا اونکی فوج سی ہتیار
کہلوا دئی اور بجای اوسکی فوج انگریزی مقرر کی دفعۀ جنگ
ٹیپو سی واقع ہوئی کیونکہ وہ جمیع دشمنون سی سخت ترین تہا کونسل
مدراس بجائی اعانت کرنی لارڈ کورن ولیس صاحب کی اوس
سی سرکش ہو گئی وہ خود جلد بمبئی مدراس کو روانہ ہو گیا اور
اونکو اسطرح پیش آنی سی سرزنش کی اور انتظام جمیع کاروبار
کا اپنی ہات مین لیا ایک لشکر انگریزی جمع ہوا اور ستائیسوین
مارچ سنہ سترہ سو ننانوی ۱۷۹۹ کو ٹیپو پر ہم ہوئی وہ ایسی جلد چلی
گئی دار الخلافہ سارنگ پٹم چوتہی مئی کو قبضہ انگریزون مین آگئی
ٹیپو مقتولین مین سی پایا گیا تہا اور اسطرح سلطنت خاندان
حیدر کی گئی صاحبان ڈائرکٹر نی نوید اس جنگ کی سنکر علوفہ
پچاس ہزار روپیہ سالیانہ کا گورنر جنرل کی لئی مقرر کیا اکتوبر
سنہ سترہ سو ننانوین ۱۷۹۹ مین اول پروٹسٹنٹ مشنری سیرام پور
ضلع بنگال مین ڈاکٹر مارش مین اور وارڈ صاحب اور اونکی
مشارکین نی مقرر کیا ڈاکٹر کیری جسکو ہندوستان مین آئی ہوئی

چھہ برس ہوئی تہی اور ضلع مالدہ مین رہتا تہا جلد بسی انکا شریک
ہوا یہہ لوگ بانی سیرام پور مشن کی جو بہت مشہور رہی ہوئی
بڑا مطلب اونکی بنا سی یہہ تہا کہ جب عیسائیگا ہندوستان
مین تہا اونہون نی ایک چہاپہ خانہ بنایا اور اوس ہندوستانے
جس نی چارلس ولکن کو تیار کرنی حروف بنگالی مین مدد کی تہی
نوشش کر کر حروف جمیع اقسام اس ملک کی بنوائی اونہون نی
مہابہارت اور رامائن اور دوسری تصنیفات زبان
بنگالی کی چہپوائین اور مروجین اول اس زبان کی ہوئی اونہون نی
انجیل کا بنگالی اور سنسکرت اور دوسری زبانون ہندوستان
مین ترجمہ کیا اونہون نی پہلی پہل مدارس زبان بنگالی
کی کہولی اور انگریزون کو اونہین معتاد کیا انکو اس مشقت
اوٹھانی سی کچھہ عوض مطلوب نہ تہا بلکہ ایک بڑا حصہ آمدنی
اپنی کا اونہون نی اسطی ان مدارس کی صرف کیا اونہون
نی ترویج زبان بنگالی مین بہ نسبت اور لوگون کی بہت سعی
کی اور اول آدمیت اور ترقی اس ملک کی سیرام پور مین

ہوئی لارڈ ولزلی صاحب نے دیکھا کہ ملازمین اہل قلم زبان اس
ملک سے بخوبی واقف نہیں اسلئے اسنے سنہ اٹھارہ سو ایک میں شہر
کلکتہ میں مدرسہ فورٹ ولیم کی بنا رکھی جمیع صاحبان اہل قلم
ولایت سے آنکر اول اوسمیں داخل ہوا کرتے ہیں اور جب تلک
کہ وہ امتحان نہ دے لیتے اور کیفیت لیاقت انکی کی واسطے نوکری
سرکار کے نہ لکھی جاتی انہیں کوئی عہدہ نہ ملتا بہت بڑے بڑے
پنڈت اسمیں رکھے گئے اور تصانیف مختلف زبان بنگالی وغیرہ کو
جمع کر کر چھاپیں اور یہہ ایک نئی سلسلہ جنبانی واسطے ترقی
اس ملک کی ہوئی مرے ٹیٹ جو نامی فاضل اور سر رئیس ان
مدارس کا ہوا اور بسبب اپنی تجربہ و لیاقت کی اوسکو بہت
رونق دی صاحبان ڈائرکٹر نے تقرر اس مدرسہ کو منظور
کیا لیکن اونہوں نے کہا کہ اس کا خرچ بہت ہے اوسکو کم کیا
جاوے اور ایک مدت تک اسمیں سے طالب علم تحصیل بخوبی
کر کر نوکری سرکار میں داخل ہوا کئے اور شہر رئیس زبانوں
ہندوستان کے جاری ہوئے یہ بھی موجبات حضور بنگال ... ہاں نے دیا

رواج و ترقی پائی انجمن سی اول ہمین واجب ہی کہ نقرر سیرام
پوارشن اور مدرسہ فورٹ ولیم کو جسمین ڈاکٹر گلکرسی صاحب
پروفیسر اس زبان کا تھا اٹھارہ سو تین مین لارڈ ولزلی صاحب
کو سندھیہ اور ہولکر سی لڑائی درپیش ہوئی اوسنی تھوڑی
سی عرصہ مین اختتام پایا ان دونون سردارون نی زور آور
شکست پائی اور تباہ ہو گئی اور اونکی ملک مین سی اکثر مقام
قبضہ انگریزون مین آگئی ستمبر مین انگریز اول دفعہ دہلی [illegible]
تختگاہ مسلمانون پر مسلط ہوئی شہنشاہ جس سی مرہٹی بد
سلوکی کیا کرتی تہی انگریزون کی ہات لگا اور اونہون نی
پہر اوسی شہنشاہ کیا اور اسکو کچھ اختیار نہ دیا اور چودہ
لاکھ روپیہ سالیانہ واسطی اوسکی تجویز کیا اونہین ایام مین
راجہ ناگپور سی کچھ قضیہ ہو گیا اور لارڈ ولزلی صاحب نی
فوراً فوج اوسکی طرف روانہ کی مرہٹی ہٹ گئی اور اٹھارہ مین ستمبر
سنہ اٹھارہ سو چھ کو جگات [illegible] فتح انگریزی قائم ہو گئے
[illegible] کا بہہ اشتہار لیس پرسکی جسکو الہ ورد بتکا

[illegible]

نی آخر شن سلطنت اپنی کی جو الہ مرہٹون کو کر دیا تہا بنگالہ مین مل گیا
مجاورین پوری کی بہت سی تعظیم اور تکریم ہوا کرتی تہی بندوبست
شوالہ اور وہان کی تحصیل اور اوسکی صرف کا اونہین اختیار تہا
اور اون امور مین جو وہ مناسب جانتی سو کرتی تہی چند روز بعد
انگریزون نی واسطی زیادہ کرنی آمدنی کی بندوبست اوسکا
آپ لیا اور سرکار نی اوسکی آمدنی جمیع کی کچھ آمدنی میں سے
مجاورین شوالہ کو دیا اور باقی روپیہ داخل خزانہ عامرہ ہوا کتا
ایک قدیمی رسم تہی کہ لوگ اپنی اولاد کو گنگا ساگر مین بہینٹ
کرتی تہی لڑکون کو اس جزیرہ مین اونکی ماں باپ لیجا کر بعد پوجا
پاٹ کی سمندر مین پہینک دیا کرتی تہی اس عمل کو اگرچہ وہ اپنی
شریعت سی جانتی تہی لیکن اوسکا ذکر کہین شاستر مین نہ تہا
گورنر جنرل نی اس رسم کی ممانعت مین ایک قانون بیسوین
اگست سنہ اٹھارہ سو دو مین جاری کیا اور ایک کمپنی
سپاہیون کی متعین کی تاکہ وہ یہہ حرکت نکرنی پاوین اگرچہ
اس بات سی صاف مداخلت رسوم مذہبیہ اہل بلاد مین پائی

گئی تہی لیکن کچہہ غوغا و فساد اس ملک مین نہ اوٹہا بعد پچیس برس
کی جبکہ اونکی واسطی دور کرنی رسم ستی کی حجت پکڑ یا یہہ
بات دریافت ہوئی کہ وہ اوسکو بالکل بہول گئی تہی اور
اکثرون نی انکار کیا کہ وہ رسم ہماری یہان کبہو نہ تہی تواریخ
ہندوستان مین زمانہ اقتدار لارڈ ولزلی صاحبکا بہت
اچہا ہی جنگہای مختلفہ مین وہ مظفر ہوا اور سلطنت قدیمی جو
تہا ئی اوسکی فتح کر کرا ور بڑہائی اور پندرہ کروڑ چالیس لاکہہ
روپیہ کی آمدنی زیادہ ہو گئی لیکن جیسی آمدنی ہوئی ویسا ہی قرضہ
بڑہا صاحبان ڈائرکٹر اسکی تدابیر جنگ سی بہت ناخوش ہوئی
اور انکی یہہ بڑی آرزو تہی کہ کوئی بات ایسی تجویز ہووی جسسے
سی کر صلح ہو جاوی انکا یہہ ارادہ ہوا کہ فواید منافع جو ہمین حاصل
ہوئی تہی اونمین سی ہم کچہہ چہوڑ دین صاحبان کورٹ اوف
ڈائرکٹر اس بات سی ناواقف تہی کہ انگریز بغیر فتح کرنی تمام
ہندوستان کی وہان نہین رہ سکتی ہین وہ یہان تک ناراض ہوئی
کہ اونہون نی لارڈ ولزلی صاحب کی شکایت کی کہ اوس نی

خلاف آئین پارلمنٹ کی کیا تہا اوسنی دیکہہ کر کہ اب اسکا اعتماد
نزدیک صاحبان ڈائرکٹر کی نرہا تہا جواب انکی خط کا باجلاس
کونسل کی لکہہ بہیجا اور ترک کرنا حکومت کا قصد کیا سال
اٹہارہ سو پانچ کی انجام مین وہ ولایت کو جہاز مین سوار ہو گیا
وہ پارلمنٹ مین اور باہر اوسکی مطعون خاص و عام ہوا اور
موافق کلاو صاحب اور ہیسٹنگز صاحب اوسپر دعیون نی ہجوم
کیا لیکن اس سختی سی پیش نہین آئی اوس شعور آمیز اور پختہ تدابیر
اور فتح نمایان کا جسکی سبب سی انکی سلطنت ایسی بڑہ گئی تہی
یہہ ثمرہ تہا نہایت طرفہ ماجرا جو اس معرکہ مین آگی صاحبان
پارلمنٹ کی پیش ہوا یہہ تہا لارڈ موایرا صاحب نی اوسکو
ممتاز کی ہاوس اوف لارڈ یعنی عدالت امیرون مین کی اور
بیان کیا کہ فتوح اسکی غیر واجبی اور خلاف قوانین پارلمنٹ
کی نہین لارڈ موایرا صاحب تخمیناً دس برس بعد عہدہ گورنری
پر مقرر ہو کر جنگہای عظیم مین معروف رہا اور فتوح کہین
زیادہ ویلسلی کی سی جیسکا اوس نی اوسی الزام لگایا تہا کین

کین تدابیر واسطی انتظام وبندوبست کی ان لوگون سی جو کبھی
ہندوستان نہین رہی ہون اور وہان کی باشندون سی کار
وبار نکیا ہووی بہت مشکل ہی

مارکوس کورن ویلیس

صاحبان ڈائی رکٹرنی چاہا کہ جس طرح بنی صلح ہوجاوی اور
کہ ہماری خرچ مین کمی ہووی اونہون نی لارڈ کورن ویلس صاحب
کو پیش کیا کہ وہ عہدہ گورنر جنرل کا لیتا اگرچہ وہ بڈا ہتا لیکن
اوسنی قبول کیا اور جہاز پر سوار ہوا اور ننیسوین جولائی سنہ
اٹھارہ سو پانچ کو وہ کلکتہ مین داخل ہوا وہ یہان ٹہیرا
اور بمطلب صلح کرنی کی رئیسان ہندوستان سی روانہ
ممالک مغربیہ کا ہوا راہ مین اوسکی بیماری نی آہستہ
آہستہ زور پکڑا اور اوسی سال مین پانچوین اکتوبر کو غازی
پور مین مرگیا جب کہ صاحبان ڈائی رکٹر اس خبر جانکاہ پر
مطلع ہوئی اونہون نی واسطی اظہار ادب صاحب موصوف
کی چارلاکہہ روپیہ اسکی بیٹی کی نذر پکڑی

جارج بارلو اور لارڈ منٹو

جارج بارلو صاحب جو کونسلیون مین سی بڑا تہا بجائی اوسکی
گورنر جنرل مقرر ہوا تقرر اسکا اس عہدہ اعلی پر بمنظوری
صاحبان ڈایرکٹر ہوا تہا لیکن وزرائی شاہی نی انسی کہا
کہ اس عہدہ پر نصب کرنی کی ہم مختار ہین ایک بڑا معرکہ
رہا اور آخر کار لارڈ منٹو گورنر جنرل ہوئی ایام اقتدار
جارج بارلو مین کارکنان کمپنی نی چاہا کہ آمدنی جکتا بہت خود
لیوین اور اوسکا بندوبست آپ کرین وہان طرح طرح کے
رغبت انگیز باتین اختراع کین تاکہ لوگ کثرت سی اس شوالہ
کی تیرت کو آیا کرین اور آمد سرکار بڑہی وہی طور غیر برہم
سی کچہ زیادہ عرصہ ہوا کہ اب تک جاری ہی اکتیسوین جولائی
سنہ اٹہارہ سو سات کو لارڈ منٹو کلکتہ بین داخل ہوئی
اسکی ریاست اٹہارہ سو تیرا تک رہی لیکن کسی طرحکا
انقلاب عظیم امور بنگال مین واقع نہوا مگر محصول پرمٹ
جسکو لارڈ کورن ولیس لی صاحب نی سترہ سو اٹہاسی مین

موقوف کر دیا تھا اور اٹھارہ سو ایک مین پھر قرار پا گیا تھا
از سر نو معہ بندوبست جدید کی جو پیشتر سی بہت سخت تھا مقرر
ہوا تحصیل ملک استوار ہو گئی لیکن تجارت مین خلل پڑا اور
رعایا پر ظلم ہونے لگا اٹھارہ سو دسمین جزایر بوربون اور ماریشس
انگریزون نے فرانسیسیون سے لی اور دوسرے برس
مین جزیرہ جاوا ولندیزون سے لیا گیا اٹھارہ سو تیرامین میعاد سند کمپنی کی
جو صاحبان پارلمنٹ نے واسطے بیس برس کی دی تھی تمام ہوئی
اور اب ایک نئی سند بلی انقلاب عظیم بیچ کاروبار ملک کے
اسوقت مین کئی گئی قبل اس سے دوسو برس تک تجارت مابین
انگلنڈ اور ہندوستان کی صاحبان کمپنی کی ہوتی تھی اور انہین
بالکل اختیار تھا لیکن اب کمپنی جو کہ ایک گروہ صرافون کی
تھی مختار ہندوستان ہوئی اور یہہ تجویز ہوئی کہ صاحبان کمپنی
جو کہ حاکم اس ملک کی ہو وین تجارت نکرین صاحبان کمپنی فقط
حاکم رہی بموجب بندوبست جدید کی اور تجارت ہندوستان
کی سوداگری کیا کرتی تھی انگریز جو ملازم سرکار نہ تھی انہین اجازت

ہندوستان میں آنے کی بمشکل ملا کرتی تھی وہ وقت جاتی رہی
کیونکہ جن لوگوں کو صاحبان ڈائرکٹر اذن نہ دیتی وہ اونسکو
صاحبان بورڈ اوف کنٹرول سی حاصل کر سکتی تھی چوتھی اکتوبر
سنہ اٹھارہ سو تیرا مین لارڈ منٹو صاحب سلطنت ہندوستان
کو لارڈ موائرا کی جو بعد ازان مارکوس اوف ہیسٹنگز پکارا
گیا تھا تفویض کر کر خود راہی انگلنڈ کی ہوی لیکن گھر تک نہ
پہنچا تھا کہ اجل اونسکی آگئی

مارکوس اوف ہیسٹنگز

جبکہ لارڈ ہیسٹنگز اس ملک کی حاکم ہوی اونسنی دیکھا
کہ نیپالی آہستہ آہستہ ہماری ملک کو دباتے جاتی ہین اونسی
خاندان نی جو نیپال میں حکم راں تھا بسبب فتح صدی گذشتہ
کی اپنی سلطنت حاصل کی اور اپنی ریاست کو آہستہ آہستہ
بڑھایا اور بہت سی تنازع لارڈ منٹو کی وقت مین واقع ہوی
لارڈ ہیسٹنگز نی دیکھا کہ اب جنگ نیپال سی ضرور ہے
جہان تک اس سی بنا اوس نی صلح میں سعی کی لیکن

کستاخی اٹھانیان دربار کنٹ منٹو دسی وہ تنگ آیا اور سنہ
اٹھارہ سو چودا مین آمادہ جنگ کا ہوا پہلی لڑائی کچھہ اچھی نہوئی
تہی لیکن جنگ اٹھارہ سو پندرہ مین فوج انگریزی فتحیاب
ہوا اور جنرل اوکٹرلونی نی بہتا شکست فاحش غنیم کو دی نیپالی تنگ
ہو کر خواہان صلح کی ہوئی عوض اوسکی بہت سا ملک اپنے
سلطنت مین سی دیا پنڈاری وسط ہندوستان مین جو ایک
گروہ غارتگرین کا تہا گہوڑون پر سوار ہو کر ایک مدت سی
تمام ملک کو لوٹ رہی تہی اور جیسے روز سی مملکت انگریزی کا
جن بہی وسعت انداز ہوتی جاتی اوسکی کتنی راجہ اور سردار
اوس طرف کی تہی انکی لوٹ اب پانسو کوس تک پہیل گئی
اور سپاہ جو سال بسال بہ اہتمام اخراج ان غارتگرون
کی رکہی جاتی تہی خرچ اوسکا اتنا ہو گیا کہ حاکمین انگریزی کو
گران معلوم ہوئی انکا انجام کار یہہ تدبیر مستحسن اختیار کی کہ
ایک دفعہ ایسی کوشش کیجاوی کہ انکا استیصال اس
ملک مین سی ہو جاوی ہیسٹنگز صاحب نی ڈائرکٹرسی اجازت

اجازت لیکر احاطہ ثلثہ سی فوج جمع کی سپاہ نی ان قضاقون کو
اونکی مقامون پر گھیر لیا اور ایک ایک کو مارا اور اونکی تمام فرقون
کو برباد کر دیا جبکہ فوج انگریزی تعاقب پنڈاریون کا کر رہی تہی
پیشوا اور راجہ ناگپور اور ہولکر متفق ہوئی اور باُمید اخراج
انگریزون کی اس ملک سی انکی مقابلہ مین مستعد ہوئی لیکن ان
تمام سردارون نی شکست پائی پیشوا اور راجہ ناگپور مسند
ریاست سی اوتاری گئی اور ایک بڑا حصہ اس ملک کا سلطنت
انگریزی مین مل گیا یہہ تمام باتین زمانہ اقتدار مارکوس ہیسٹنگز
مین جسنی دس برس پیشتر مارکوس ولیسلی صاحب کی
انہین باتون کی سعایت کی تہی ہوئی انہین اگرچہ وہ بیست
برس کا تہا لیکن دانائی اور تدبر جو اسوقت مین درکار تہا
اسمین سب موجود تہا طاقت پنڈاریون اور مرہٹون کی بالکل
جاتی رہی اور انگریز تمام کشور ہند پر مسلط ہو گئی قبل زمانہ لارڈ
ہیسٹنگز کی کوئی ساعی واسطی تادیب و تعلیم رعایا کی نہوا
تہا یہہ بات زعم کی گئی تہی کہ تعلیم کرنا اونکا موجب زوال سلطنت

سلطنت ہماری کیا ہی اور انکی جہالت باعث ہماری قیام کی اس
سلطنت ہمیں کو لارڈ ہیسٹنگز نی رد کیا اوسنی کہا کہ سلطنت
انگریزی ہندوستان مین واسطی بہتری لوگون کی مقرر
ہوئی ہی اور یہہ غرض ہی کہ ہم انکی تادیب و تہذیب مین
سعی کرین ایک نئی بات انکی ایام حکومت مین [مدارس مقرر] واقع ہوئی
اور مساعی جمیلہ واسطی تعلیم و ترقی علم ہندوستانیونکی [کی]
کی گئی انیسوین صدی سنہ اٹھارہ سو اٹھارہ مین اخبار
ہندوستانی جو اب تک ہندوستان مین نہ چھپا تہا چھپا۔
خانہ سیرام پور مین مطبوع ہوا اور وہ سماچار درپن کر
مشہور ہوا جبکہ لارڈ ہیسٹنگز پاس اوسکی ایک
نقل گئی اسکو دیکھکر اوسی اس بات کی کچھ تشویش
نہوئی کہ باشندگان اس ملک کی بسبب اوسکی بہت
ہوشیار ہو جاینگی بلکہ اوسی صاحبان کونسل کنی لی گیہ
اور حکم دیا کہ یہہ جو تہا محصول ڈاک پر ارسال ہوا کری
اوسی وقت مین یہہ کلکتہ کی کالج سکول بک سوسائیٹی اسی لی

ہیسٹنگز صاحب سی مقرر ہوئی اور ڈبلیو بی بیلی صاحب اور کیری
صاحب بہت اسمین ساعی تہی انہین ایام مین بیچ دار الریاست
کلکتہ کی ایک مدرسہ سوسیٹی کا واسطی تربیت ہندوستانی
لڑکون کی مقرر ہوا اور جنیفر امین جی صاحب نی ایک بڑا
مدرسہ واسطی تعلیم باشندگان اس ولایت کی انکی اپنی زبان
مین کہولا اور سیرام پور مین سیرام پور مشنری نی بیچ تقرر ہندو
کالج کی ایڈوارڈ وائیڈ السن صاحب اور ہیرنگٹن صاحب
اور ڈیوڈ ہیر صاحب نی بہت کوششین کی اور اسمین ہزارون
ہندوستانی زبان علوم انگریزی سی بہرہ مند ہوئی مارکوس
ہیسٹنگز صاحب کی اوس فیض نی طبایع انگریزون و ہندوستانیون
پر اثر کیا اور مدارس جنکا وجود چند سال پیشتر تصور مین بہی
نہ تہا اب ظاہر ہوئی اور خدمت انکی کمال فیاضی سی ہونی
لگی اٹھارہ سو تیئیس مین لارڈ ہیسٹنگز صاحب ہندوستان
سی روانہ ہوگئی اسکی بڑی اہتمام کوشش سی جو حد قریب [illegible]
مین علاقہ کمپنی بڑہ گیا اور آمدنی زیادہ ہوئی اور قرض گہٹ گیا

گیا ہندوستان مین کبھی ایسی رونق نہوئی تھی خزانہ معمور تھا اور آمدنی خرچ سی قریب دو کروڑ روپی سال کی زیادہ ہونی لگی تھی

لارڈ امہرسٹ

جارج کننگ وزرائی شاہی مین سی کمال عقل و فراست رکھتا تھا اور حاکم اول بورڈ اوف کنٹرول کا تھا اسکو ہندوستان سی خوب واقفیت تھی بعد مستعفی ہونی لارڈ ہیسٹنگز صاحب کی وہ گورنر جنرل مقرر ہوا جبکہ سب تیاری اوسکی آنیکی ہو چکی تھی کہ ایک اسکی شرکا مین سی مر گیا اور وہ درجہ اعلی پر انگلستان مین نصب ہوا صاحبان ڈایرکٹرز نی لارڈ امہرسٹ کو جو دس برس پیشتر شاہ انگلنڈ کا سفیر ہوکر پیکین کو گیا تھا گورنر جنرل کرکی ہندوستان کو روانہ کیا اس روانگی ہیسٹنگز صاحب کی سی تا آنی لارڈ امہرسٹ صاحب کی پہلی اگست سنہ سترہ سو تیس کی کلکتہ مین جان آدم حاکم اول کونسل کا رہا کار گورنری کا کرتی رہی یہہ اپنی ایام اقتدار مین مزاحم چھاپہ خانہ کا ہوا اور یہہ

تجویز اسکی اقبح تہی لارڈ امہرسٹ نی کلکتہ مین آنکر دیکہا کہ اسی فوراً
لازم ہی کہ اہل برما کو زجر و توبیخ کری خاندان جو وہان مسلط
تہا انہون نی انہین دنون مین تختگاہ اوا کو جسپر کہ انگریز بنگالہ
مین پہلی پہل قابض ہوئی تہی لی لیا تہا فتح سنی پور و آسام سے
شعلہ غرور و نخوت دماغ شاہی مین روشن ہوا اور یہہ خیال ہوا
کہ وہ بنگالہ تک فتح کرنا جب اسمین اور انگریزونمین صلح تہی وہ
کچہہ فوج علاقہ کمپنی مین جو طرف کچار اور ایریکان کی تہا لیگیا
تہا اوسنی جزیرہ شاہ پوری پر جو زیر دریای ٹیک ناف کی
تہا حملہ کیا اور تہوڑسی سپاہی جو وہان رہتی تہی اونہین
تہ تیغ کیا جب اس سی آوا مین سبب اسکا دریافت کیا گیا
اوسنی گستاخانہ جواب دیا کہ مین جزیرہ مذکور کو خود رکہتا
اور در صورتیکہ مجہی اوسمین دخل نہوگا تو مین بنگالہ پر تاخت
کرونگا پانچوین مارچ سنہ اٹہارہ سو چوبیس مین بسبب
اس شرارت اور زیادتی کی گورنر جنرل مستعد جنگ کا
اہل برما سی ہوا کیا روین مئی کو فوج انگریزی علاقہ شاہ بر اوتر ٹین

اوتري اور بندر رنگون پر قابض ہوگئي تھوڑي عرصه مين اضلاع
آسام اراکان اور کناره مرگيو کو بھي لي ليا اب سپاه انگريزي
آہسته آہسته سلطنت اوا کو بڑھي اور راه مين جتني قلعه اور
شہر تھي ان پر آپ قابض ہوگئي اور فوج اہل برما کو بارہا مغلوب
کيا شروع سنه اٹھاره سو چھبيس (١٨٢٦) مين سپاه انگريزي اميرا
پور سي چند منزل ره گئي تھي بادشاه ني اپني تختگاه کي حفاظت
کي ليئي شروط مطلوبه صاحبان انگريز کو منظور کر ليا اور صلح ہوگئي
اور نام اسکا صلحنامه ياندابو ہوا اس معاهده مين اہل برما ني ملک
آسام اراکان اور تمام کناره مرتبان حواله انگريزون کي
کر ديا اور ايک کروڑ روپيه ديني کا جو لڑائي مين انکا خرچ ہوا
تھا اقرار کيا جب انگريز اہل برما سي لڑ رہي تھي که ايک فساد
درجن سال سردار بھرت پور اور مادھو سنگه اسکي بھائي جو
چاہتي تھي که اپني بھتيجي بلونت سنگه کو جو خورد سال تھا مسند
رياست سي اوتار دين اور آپ حاکم ہو جاوين اوٹھايا چارلس
منکف صاحب ني درجن سال کو بہت سي فہمايش کي ليکن اوسي

کچھ مفید نہوئی اور یہہ بات معلوم ہوئی کہ اب جنگ کرنی ضرور
ہی تسخیر اس مقام کی بہت دشوار ہی سن اٹھارہ سو پانچ
مین لارڈ لیک نی اوسکو محاصرہ کیا اور انگریزون کی سردار
اور سپاہی کسی جنگ ہندوستان مین اتنی نہین مارےگئی تھی جتنی
اس محاصرہ مین ہلاک ہوئی اگرچہ راجہ نی بسبب محاصرہ اٹھا
ڈالنی کی بیس لاکھ روپیہ انگریزون کو دئی تھی لیکن پھر بھی وہ
قلعہ اونکی قبضہ مین نہ آیا حقیقت مین یہی ایک قلعہ مشہور تھا
کہ انگریز باوجود محاصرہ کی اوسکو نہ لی سکی اور تمام ہندوستان
مین یہہ مشہور ہو گیا کہ وہ اوسکو تسخیر نہ کر سکینگی مگر اوسکی
ایک کچی بڑی آثار کی فصیل تھی اور نیز اوسکی ایک چوڑی
خندق اگرچہ ایک بڑی فوج برابر لڑتی رہی تھی تسپر بھی ایک
لشکر بیس ہزار آدمی کا اور سو ضرب توپ اس قلعہ پر گئی اور
تمام ہندوستان منتظر تھا کہ کیا بات ظہور مین آتی ہی غرض [illegible]
دسمبر کو جنگ شروع ہوئی اور اٹھارہ دین جنوری سنہ اٹھارہ
سو چھبیس مین لارڈ کمبرمیر کمانڈر انچیف اس جگہہ پر قابض ہو گئی

ہو گئی در جن سال کو انگریزوں نے پکڑ کر قلعہ الہ باد کو روانہ
کیا جنگ برما اور بہت پور مین سرکار شیراؤن کرڑوڑ روپیہ
سے زیادہ کی قرض دار ہو گئی سنہ اٹھارہ سو ستائیس مین لارڈ
لارڈ امہرسٹ نے اضلاع مغربیہ کا دورہ کیا اور دہلی مین آ کے
گفتگو دوضابع واطوار حکومت انگریزی شاہ دہلی سے ہوئی
گورنر جنرل نے صاف کہدیا کہ اب انگریز کسی نوع سے زیر
دار خاندان تیموریہ کی نہین ہین اور کہ ہم تاجدار ہندوستان
کی ہین ستاٹھہ برس بعد جنگ پلاسی کے اسطرحکا کلام انگریزون
نے کیا خاندان شاہی یہہ بات سنکر نہایت غمگین ہوا اور انہون
نے خیال کیا کہ مرہٹے اگرچہ ہمسے کمال گستاخ تھے لیکن اونہون
نے کبھی بادشاہت ہندوستان کا دعوی نکیا تھا اور ہمین
بلقب شاہ ہند کرتی تھی اور اب خاندان ہمارا لیسی سلطنت
ہمیشہ کو گئی اہل اس دیار کو اس بات سے کچھہ رنج نہوا

لارڈ ولیم بنٹنک

لارڈ امہرسٹ نے سلطنت ہندوستان کو ولیم بنٹنک ورڈبیلی کی

تفویض کرکر آپ آخر مارچ سنہ اٹھارہ سو اٹھائیس کو طرف
انگلنڈ کی روانہ ہوی جب انگلنڈ مین اوسکی مستعفی ہونیکی خبر
پہنچی لارڈ ولیم بنٹنک صاحب نی واسطی اس عہدہ کی حقوق
اپنی آگی صاحبان ڈائرکٹر کی ظاہر کئی کہ مین زیادہ بیس برس
سی بیچ مدراس کی گورنر تھا لیکن دفعتہ بغیر مصلحت سی بھی تبدیل کرکے بلالیا
تھا اوس وقت مین اونہون نی اوسکی دعوی کو تصدیق کر لیا اور
اوسی اٹھارہ سو ستائیس مین گورنر جنرل مقرر کردیا یہہ بات
جاننا چاہئی کہ انگلنڈ مین سوای دو چار آدمیون کی اور کوئی لائق
اس عہدہ جلیل کی نہ تھا لارڈ بنٹنک صاحب چوتھی جولائی
سنہ ۲۸ء مین بیچ کلکتہ کی داخل ہوئی آمدنی جسکو عرصہ چھہ
برس کا ہوا تھا کہ لارڈ ہیسٹنگز اچھی حالت مین چھوڑ گئی تھی
اوسکی اب صورت کچھہ اور ہو گئی تھی قرض بہت ہو گیا تھا اور
خرچ آمدنی سی زیادہ قبل اپنی روانگی کی لارڈ بنٹنک نی صاحبان
ڈائرکٹر سی اقرار کیا کہ مین اخراجات مین کمی کرونگا اس لئی
آتی ہی دو کمیشیان بمطلب دریافت کرنی حال خرچ عدالتون اور

اور سپاہ کی مقرر کین اور اونہین کہہ دیا کہ معلوم کرو کہ کسقدر
کمی ہو سکتی ہی حقیقت مین یہہ بات بہت ناپسند ہی جن
لوگونکا بسبب کمی کی لارڈ بنٹنگ کی نقصان ہوا اونہون نی
کلام دشنام آمیز اوسکی حق مین بہت سی کہی کیونکہ اس نی احکام
صاحبان ڈائرکٹر کی تعمیل کی تہی جو اہلکار کہ واسطی تخفیف
خرچ ملک کی معین ہوگا اسکی سب شکایت کرینگی اور کوئی اوس
سی راضی نہوگا لیکن زمانہ آیندہ مین اسکا انصاف کرینگی با
وجود اس شور و غل کی جو لارڈ بنٹنگ صاحب پر ہو رہا تہا
اوسنی کچہہ تامل نکیا اور اپنی کام کو بدستور کئی گیا آخر کو اسنی
خرچ سرکار گہٹایا اور ادای قرضکی ارادہ کر وہی سرکار کتنی ہی
برس سی دریافت رسم ستی اور مدت اوسکی رواج اور تعصب
اہل مذہب کی درپی تہی اکثر نوکران سرکار بی نی لکہا تہا کہ اہل
دیار اس رسم کو بہت عزیز جانتی ہین اور اسکا موقوف کرنا خوب
نہوگا لارڈ ولیم بنٹنگ نی بعد داخل ہونیکی ہندوستان مین
اسقدمہ مین بہت سی غور کی اور اوسکی نزدیک یہہ بات محقق

ہو گئی کہ موقوف کرنا اوسکا کچھ مشکل نہین ہی سپریم کونسل نی بھی
اوسکی رای کی مطابقت کی چوتھی دسمبر سنہ اٹھارہ سو انتیس مین
یہہ حکم جاری کیا جس سی کہ وہ رسم ظلم و بی رحمی کی جاتی رہی بہت سی
مشہور و معزز اس دیار کو اس کار نیک سی خفگی اور نارضامندی
بہت ہوئی کیونکہ مداخلت ہماری رسومات مذہبیہ مین ہی اور
اس آئین کی منسوخی کی لئی گورنر جنرل کو درخواست دی لارڈ
بنٹنگ صاحب دلیل قوی موقوف کرنی اس رسم مین لایا اور
انکی عرضی کو پھیر دیا اوسنی اونہین سمجھا دیا اگرچہ سرکار نی اس حکم سے
انکو جسکی سبب سی سیکڑون آدمی ہلاک ہوتی تھی موقوف کی
لیکن ہمنی طریقہ مساوات سی جو ہماری عادت قدیمی ہی تجاوز نہین
کیا انہین ایام مین ایک دوسری گروہ متمولین نی جسکا سرغنہ
دوارکانا تھہ ٹاگور اور رای کالی ناتھہ چودہری تھی اس کار خیر
کی شکر گذاری مین ایک عرضی گورنر جنرل کو پیش کی وہ لوگ جو
جاری رہنی مین اسکی بین ساعی تھی اونہون نی دہرم صبا مقرر
کی یعنی ایک گروہ نی کلکتہ مین متفق ہو کر کچھہ روپیہ جمع کیا اور ایک

ایک انگریز کو شامل کرکر انگلنڈ کو روانہ کیا اور ایک عرضی دربار
جاری رہنی اس رسم کی اوسکی حوالہ کی تاکہ حضور و بروی صاحبان
کونسل کی پیش کری لیکن وزرای شاہی نی تمام باتین جو بابت اس
رسم مین کہی گئین تہین سنکر حکم ہونی سنی ہونیکا بحال رکہا
اس رسم کو موقوف ہوئی نو برس ہوئی اور کچھہ علامت مخالفت
کی نہین پائی گئی اب لوگ اس رسم دیوانگی کو بہول گئی ہین اور
مردمان زمانہ آیندہ اس حال کو تواریخ مین دیکہکر شاید باور
کرین اٹھارہ سو اکتیس مین بڑا انقلاب عہدہ والون دیوانی مین
واقع ہوا الی الان باشندگان اس دیار کو تنخواہ قلیل ملا کرتی
تہی اور وہ مقدمات خفیفہ کا فیصلہ کیا کرتی تہی لیکن لارڈ بنٹنک
ولیم نی چاہا کہ اونکی مشاہری بڑہی ہون اور اسطرحکا ہندستانیون
کا رتبہ بلند ہو سال مذکور مین تنخواہ اور حکومت منصفون
اور صدر امینون کی بڑہ گئی اور ایک نیا گروہ اہلکارون کا
ملقب بہ پرنسپل صدر امین یعنی صدر الصدور مقرر کیا ان کا
مشاہرہ بڑہ گیا اور اختیار دیوانی مین بہت ہو گیا ہمسدہ

رجسٹری اور عدالت اپیل موقوف ہو گئین اور علاالنیمہ
جنمین ہندوستانی حاکم تہی اور عدالتین صاحبان ضلع جج اور
صدر دیوانی عدالت فقط باقی رہگئین یہہ نیا بندوبست جدید کے
جسکی آٹھہ برس سی بہت ترقی ہو رہی ہی غرض وضع اس بندوبست
سی یہہ ہی کہ اول ہندوستانی مقدمات کی سماعت کرین اور
انہین فیصلہ کر دین اور انگریز فقط مرافعہ اونکی احکام کا سنین
لارڈ ولیم بنٹنک نی عدالتون فوجداریمین بہی بہت سی درستی
کی ابتدا مین صاحبان سرکٹ یعنی عدالت دایر سایر چہہ مہینہ
مین ایکبار اجلاس کیا کرتی تہی بعد ازان صاحب کمشنر کو
تعلق اس عدالت کا ہوا اور دو تین مہینی مین ایکبار تہہ اجلاس
دایر سایر کیا کرتی تہی انجام کار یہہ ہوا کہ صاحب سشن جج
ہر مہینی مین ایک بار اس عدالت مین بیٹھہ نی لگا اور اسواسطے
تکلیف قیدیون اور گواہون کی کم ہو گئی اس مختصر کتاب مین
بیان اون بہبودیون اور آسودگیون کا جو زمانہ لارڈ بنٹنک
مین ہوئین نہین ہو سکتا ہی حاصل اون سب باتون کا یہہ تہا کہ

که هندوستانیون کی ترقی هو اور کار سرکار بآسانی هونی لگی
اٹهاره سو اکتیس مین رام موهن رای ولایت کو روانه هوا
بنگاله مین بعد ایک مدت مدید کی یهه ایک شخص اب صاحب علم و
صاحب فهم پیدا هوا اور ایک مدت تک بنگاله مین رها وه قوم کا
برهمن تها انگریزون کی سلطنت مین وه عهده های جلیل پر ممتاز
هوا اوسنی زبانون بنگالی و فارسی و سنسکرت اور انگریزی خوب
واقف تها اور دل اسکا مخزن جمیع علوم تها اوس نی بهت
هی کوشش کی که اوسکی هم وطن پرستش دیوتاؤن و دیوتون
سی باز رهین اور که وه بی آمیزش کسی بات کی اصل ودّیا پر گر
کرین لیکن یهه ماجرای عجیب هی که اوسکی هم وطنون نی اس
پر گمراهی کا اطلاق کیا اگرچه هندو اب تک دعوی کرتی هین
که همارا اصل ودّیا پر هی لیکن وه لوگ بهی جو اس سی مخالفت
تهی اوسکی استعداد پر تحسین و آفرین کیا کرتی تهی اور وه فخر
جانتی تهی که ایسا شخص هماری ملک مین پیدا هوا اوسکا اوپر
بیان هو چکا هی که بزرگی بادشاهی خاندان تیموریه کی لارڈ امهرست

کی وقت سی جاتی رہی تہی بادشاہ کو آرزو یہی کہ عزت وہ رتبہ
جو سابق مین اسکو تہا پہر حاصل کری اور اس لئی اوس نی حاکمان
ولایت سی رجوع کرنی چاہی اوس نی رام موہن رای کو اس
مقدمہ مین وکیل کیا اگرچہ جہاز پر سوار ہونا زمانہ سابق مین مذہب
ہنود مین معیوب نہ تہا لیکن کلجگ مین اوسکو برا جانتی ہین اور
جو یہہ کلام کرتا ہی اوسکو برادری سی خارج کرتی ہین رام موہن رای
پہر نقش اپنی ہم وطنون کی خیال مین نہ لایا اور جہاز پر سوار
ہوکر ولایت کو گیا اور وہان اوسکی بہت عزت و توقیر ہوئی
جس مطلب کی لئی وہ گیا تہا نہوا حاکمین ولایت نی بزرگی
خاندان تیموریہ کا جسکو اونہون نی تیس برس سی کچہہ علوفہ
احسانًا مقرر کر دیا تہا انکار کیا لیکن رام موہن رای نے
خاندان مذکور کی آمدنی مین تین لاکہہ روپیہ زیادہ کروادی
وہ قبل مراجعت کی مر گیا اور برسٹل مین مدفون ہوا
تیسوان سال اونیسوین صدی کا تواریخ بنگال مین بہت
عجب ہی اسی برس کمپنی کو ٹہیون کا دوالا نکلا یعنی اونہین کی

۱۸۳۴

بمبئی اور چین کی پچاس برس سی جاری تھین اٹھارہ سو تینتیس مین
پارلمنٹ اور کمپنی کی کھوٹھی بند ہوی اور باقی پانچ تین چار برس تلک
کھلی رہین لیکن انجام کار وہ بھی بند ہو گئین اور لوگون کو سولہ
کروڑ روپی کا نقصان ہوا دو کروڑ روپیہ بھی اس اسباب
کی جو باقی رہ گیا تھا وصول نہوا اسی سال مین بعد انقضای
بیس برس کی کمپنی نی ٹھیکہ از سر نو لیا اس حیثیت سی تبدیلیان
کار و بار اس ملک مین ہو گئین تجارت کمپنی ہندوستان سی
موقوف ہو گئی اور حکم ہوا کہ اون کی کوٹھیان بیچی جاوین
اور تجارت چین کی بھی جو بیس برس تک صرف وسیلہ اونکی
گذران کا تھا لاچار ہو کر چھوڑ دی حاصل کلام یہہ ہی کہ انھین
جز اخوی تجارت کو جسکی وہ دو سو برس سی عادی تھی بھی ترک
کرنا پڑا اور فقط حکومت ہندوستان پر مکتفی ہوئی جو اختصاص
کہ بیچ انگلستان کی کمپنی مین داخل تھی اونکی لئی یہہ حکم ہوا کہ
چھتیس لاکھ روپیہ سالیانہ آمدنی ہندوستان مین سی چالیس
برس تک لیا کرین اور سب چھوٹی بڑون نی اس بات کو برا

جاتا ایک گروہ واضعین قانون کا کلکتہ مین مقرر ہوا اسمین تمام
اصحاب کونسل اور ایک شخص اور جو نوکر سرکار نہ تہا داخل ہوے
یہہ لوگ تمام ہندوستان پر حکمران اور دستور سپریم کورٹ
کی درست کنان تہی چند اشخاص واضع قوانین ہندوستان کی
مقرر ہوی اور لقب لاکمشن کا پایا گورنر جنرل تمام ہندوستان
مین حاکم اعظم تہی اور دوسری احاطی اوسکی محکوم رہے
احاطہ بنگال کی دو ٹکری ہو گئی ایک کلکتہ دوسرا آگرہ یہہ انقلاب
عظیمہ اس اجارہ جدیدہ مین ہوئی بیچ زمانہ اقتدار لارڈ بنٹنک
کی بہت سعی واسطی تربیت لوگون کی ظہور مین آئی خصوصًا
زبان انگریزی کی پہیلانی مین سنہ اٹہارہ سو تیرہ مین صاحبان
پارلمنٹ نی ایک لاکہہ روپیہ آمدنی سرکار سی واسطی ترقی
علوم اور تربیت رعایا کی مقرر کیا تہا تمام یہہ روپیہ سکہلانی
علوم سنسکرت اور عربی مین رایگان صرف ہوتا تہا کیونکہ
کہ لوگون کو تعلیم ان دو نو باتون سی کچہہ تہذیب وتادیب
حاصل نہوئی لارڈ ولیم بنٹنک نی سکہلانا زبان انگریزی کا اہتمام

مدارس انگریزی مین بہت سا روپیہ علاوہ اس روپیہ کی
جسکو صاحبان پارلمنٹ نے مرحمت کیا تھا خرچ کیا اوس نے حکم
دیا کہ طلبا نو وظیفہ خوار مدارس سنسکرت و عربی مین بجای
طلبا تنخواہ یاب سابق کی داخل نکیے جاوین اون سے اور دوسرے
باعثون سے خواہش سیکھنے زبان انگریزی کی تمام ہندوستان
مین ہو گئی اوسکی اعمال حسنہ مین سے ایک یہہ تھا کہ اوسنے مدرسہ
طب واسطے تعلیم ہندوستانیون کی کلکتہ مین جسکا خرچ بہت
تھا مقرر کیا ہے و فی الحقیقت ہر علم کی جو واسطے ترقی ہندوستانیون
کی فن جراحی و طبابت مین ضرور تھی رکھی گئی فائدہ جو تقرر اس
مدرسہ سے ہوگا قیاس سے باہر ہے لارڈ بنٹنگ کی وقت مین سیونگ
بنک کلکتہ مین مقرر ہوا تا باشندگان اس دیار کی اسراف
سے بچین اور طریقہ اعتدال پر چلین اور یہہ بات بخوبی بن آئی
اب لارڈ بنٹنگ صاحب متوجہ طرف درستی محاصل سایر کی
ہوئی یہہ بات مدت سے رایج تھی کہ تمام اجناس جو کہ ہندوستان مین
پیدا ہوتی تھین بے محصول دئے ایک جاے سے دوسری جاے نہ

نہ جا سکتی بغیر کچھ بیان پرمٹ کی راہ ہای خشکی و تری
سی آمد و شد لوگون کی کثرت سی ہنگامی تھی رہتی تھین اور افسر و اسباب
اسباب کی مقرر رہوی تھی اس طرح آمد سرکار بسبب مداخلت کرنی
کی تجارت مین زیادہ ہو گئی لیکن افسر ان پرمٹ محصول سرکار
سی دو چند روپیہ آپ لیا کرتی تھی حقیقت مین ان عاملین نی
اس ملک مین ایسا ظلم کیا کہ اس ضابطہ کو ایک انگریز نی جو
اس علاقہ مین داخل تھا اور علم و دانش سی بہرہ کافی رکھتا تھا
تعبیر بالفاظ دشنام کیا جب انگریز خود منصرم امور سلطنت کی
ہوئی اور سلسلہ نو ٹکا اختیار جاتا رہا انہون نی خراج کو بدستور
پایا اور بطور سابق اوسکو بحال نہ کیا لارڈ کورن والیس صاحب نی جنہی
جو ایکبار دعا کی ہمت تھا ان خرابیون کو جنہین اہل دیار متحمل ہو
رہی تھی ملاحظہ کیا اور سترہ سو اٹھاسی مین کچھ بات پرمٹ
کو یک قلم اضلاع اندرونی سی موقوف کر دیا اور اس قاعدہ
کا بالکل رواج جاتا رہا بعد تیرہ برس کی جب صاحبان انگریز
کو خواہش اس بات کی ہوئی کہ آمدنی سرکار مین توفیر ہووے انگریز

سن لگی اس قاعدہ نی پہر قرار پایا لارڈ ولیم بنٹنگ نی واسطی
دریافت کرنی حقیقت اس ضابطہ کیسی لای بڑی ڈیلن صاحب
کو جو اہالیان سرکار بنگالہ مین داخل تہا مقرر کیا اور کہدیا
کہ بعد دریافت کماینبغی کی کیفیت اوسکی لکہہ بہیجی بعد اوسکی
اونسی ایک کمیٹی تجویز کی تا کہ وہ کوئی تدبیر واسطی دور کرنی
محصول کی نکالین اگرچہ اوسکی زمانہ مین اس بات نی درستی
نہین پائی ہی لیکن بسبب تحریک کرنی اوسکی کی اول اس
مقدمہ مین وہ مستحق آفرین وتحسین کا ہی لارڈ ولیم بنٹنگ
کو ابتدا حکومت اپنی سی خواہش جاری ہونی جہاز دخانی
کی بیچ سمندر اور دریای بنگالہ کی بہت تہی اور اسمین
اونسی بہت سعی کی جہانتک اس سی بنا اوس نی کوشش
کی کہ انگلستان و ہندوستان مین ماہ بماہ آمد و رفت
ہوجاوی لیکن ہمراہ [illegible] اوسکی سنگ راہ ہوئی اور
اوسی بار ہا سرزنش کی کہ اوسنی جہاز ہیو لنڈسی کو مابین بمبئی
بسوی بحر [illegible] کی تہیلی لی جانی کی واسطی مقرر کیا تہا

لارڈ بنٹنک صاحب نی کوہرٹ اوف ڈائی رکٹرسی کہہ کر سٹیمر
یعنی جہاز دخانی بنوا ہی جو کہ دریاؤن بنگال اور اضلاع مغربی
مین جاری ہو ہین انگریزون اور ہندوستانیون کو بسبب اونکی
بہت مفاد ہوا ہی اور وہ سابق سی دو چند شمار مین ہو گئے
اور توقع ہی کہ ایک زمانہ مین وہ اس افراط سی ہو جاینگی جیسی
انگلنڈ اور امریکا مین اب ہین۔ یہہ زمانہ لارڈ ولیم بنٹنک کی
جو مارچ سنہ اٹھارہ سو پینتیس مین تمام ہوا فساد کسی نوع کا دشمنان
اطراف سی ظہور مین نہ آیا تہا اونکی وقت مین امن و چین رہا
اور رعایا کی بہت ترقی ہوئی کیفیت نظم و نسق کی بھی تفصیل نتایج
تدابیر کی جو اونہی کی تہین کما حقہ معلوم نہین ہو سکتا ہی بعضی
باتون اونکی مین شاید قصور عقل ہو لیکن جو اوسکی دورہ حکومت
مین جو احوال بیچ سلطنت عظمیہ کی واقع ہوی ان کا ذکر تواریخ
سی ظاہر ہوگا اور ہندوستانی اوسکی نام کو ساتھ نیکی کی یاد کرتی
ہین فقط

[illegible]

حاشیہ اول

ء سترہ سو انسٹھ مین صوبہ داری صوبہ ثلاثہ بنگالہ اور
بہار و اوڑیسہ کی بنام شاہزادہ پسر عالمگیر ثانی کی جو بعد ازان
بادشاہ اور ملقب بشاہ عالم ثانی ہوا مقرر ہوئی وہ معہ
لشکر کی پٹنہ کو روانہ ہوا اور اس شہر کو حصار کر لیا یورش شد
ومع شاہزادہ نی اگرچہ حسب دلخواہ نہ کیا تہا لیکن باوجود
اسکی بہی وہ شہر قبضہ اولیاء دولت شاہزادہ مین آجاتا اگرچہ
نواب اودہ از راہ فریب کی نکہلا بہیجا کہ اعانت شہزادہ عالم
پناہ کی لئی آتا ہون اور دغا کر کر قلعہ الہ باد کو تسخیر کرنا چاہتا
خبر سنکر محمد قلیخان نواب الہ آباد جسکی ہاتہہ سی تمام تعلقہ
شاہزادہ کی ہوتی تہی اور وہی اسکا مددگار تہا اپنی تختگاہ
کی چہوڑانی کی لئی چلا آیا جب شاہزادہ بیکس کا کوئی یار و
نکوئی چارہ نہ دیکہا انہی کلاو صاحب

روایت حفظ لکہا اور ... روپیہ طلب کیا جسکو صاحب موصوف
نی فوراً پیش کیا دوسری سال وزیر عماد الملک نی اس ہنگام
مین کہ افغان متصل تختگاہ کی آگئی تہی شاہ عالمگیر کو مار ڈالا
شاہزادہ نی تسخیر بنگالہ کو جاتی ہوئی اسباب تجمل اور لقب
شاہنشاہی کا لیا وہ اگرچہ فتح یاب نہوا لیکن اوسنی بعد
کئی شکستون کی انگریزون سی اعانت لیکر سنہ سترہ سو پینسٹہ
مین الہ آباد اور کوڑہی پر قابض ہوا اور اوسنی بہی دیوانی
بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کی عطا کی وہ برخلاف مرضی انگریزون
کی نواب اودہ اور مرہٹون سی جاملا اور اونکی مدد سی
وہ دوبارہ تختگاہ دہلی پر جو سنہ سترہ سو ساٹہہ سی قبضہ
ابدالیون یا رہیلون مین تہی مسلط ہوا

حاشیہ دویم

رہیلون کی غارت اور لوٹ کی لئی انگریزون نی سنہ
سترہ سو بہتر مین شجاع الدولہ نواب اودہ ... کی اور
اوسنی تنخواہ فوج انگریزی کی اپنی ذمہ

جو تاریخ مین مرقوم ہی بہت بیجا ہی نواب اودہ نی یہہ ایک

حیلہ اوٹہایا کہ رہیلون نی وہ روپیہ جسی اونہون نی عوض

ہماری حمایت کی دینا اقرار کیا تہا نہین دیا اور حقیقت مین

وہ روپیہ اونکی ذمہ پر واجب نہ تہا کیونکہ اوسنی اونکی کچہہ حمایت

نہ کی ماہ فروری مین ایک فوج بسرداری کرنیل چمپین کے

رہیل کہنڈ کو بمطلب جنگ روانہ ہوئی اور تیسوین اپریل

کو کرنیل مذکور نی چالیس ہزار رہیلون کو مع حافظ اونکی

سردار کی متصل بابل نالہ کی شکست دی وزیر فاصلہ

سی کہڑا رہا اور میدان جنگ مین شریک نہوا لیکن بعد

حصول فتح کی اسنی تمام ملک کو لوٹا اور غارت کیا

حاشیہ سیوم

رئیسان ہند مین سی کسینی موافق حیدر علی کی انگریزون

سی مقابلہ نہین کیا تہا اور وہ اوس سی بہت خائف تہی

ابتدا مین وہ کم اشخاص معززین وحمندزمین سی نہ تہا بلکہ

ایک غریب ... اوسکی تحصیل مین پانسو سوار زیر حکم اسکی

مشتین ہوئی اور بعد اوسکی اوسنی فوج شاہی میسور مین ایک عہدہ
پایا اسنی اپنی دستگیری اور ولی نعمت کو اوسکی عہدہ سے
معزول کرایا اور آخر کو آپ مالک تخت ہوگیا سنہ سترہ سو
سات مین اسنی فرانسیسون سی صلح کرلی اور اونسی مدد لینی
واسطی پونڈچیری کو آیا لیکن انگریزون نی اوسی ہٹا دیا سنہ
سترہ سو سٹ اور سترہ سو اٹھہتر مین پہر وہ انگریزون
سی لڑا اور بعد اظہار بہت سی فنون سپاہ گری کی اوسنی
دور تک فوج انگریز کا تعاقب کیا اور دفعۃً چھہ ہزار
سوار سی متصل مدراس کی آ ظاہر ہوا چوتھی اپریل کو اوسنی
کچھہ شروط باب صلح مین کہ جسمین بہبودی اور فائدہ قلیل
انگریزونکا متصور تھا گورنمنٹ یعنی حاکم اعظم مدراس سے
لکھہ بھیجین جسی اوسنی جبراً قبول کیا اور اوسنی لڑائی سنہ ۱۷
مین بر خلاف مرضی انگریزون کی مرہٹون سی صلح کی
اور سات جھپٹ ایک لاکھہ آدمیون کی جسمین سی کچھہ زیر
حکم فرانسیسون کی تھی مدراس کو چلا [illegible] علی گرد و نواح

بہت سالوں تک حیدر علی نے ساتوین دسمبر سنہ سترہ سو بیاسی کو اس
عالم فانی سے طرف عالم جاودانی کے کوچ کیا اور ٹیپو بیٹا اوسکا
بجاے اوسکے تخت نشین ہوا

حاشیہ چہارم

چیت سنگھ راجہ بنارس کو انگریزون نے سنہ سترہ سو ستر
مین خلاف مرضی نواب اودہ کے جسنے بعد مرنے باپ راجہ
موصوف کے چاہا تہا کہ اوسکے اضلاع پر آپ قابض ہو جاوے
مسند نشین کیا چیت سنگھ نے خراج موافق وعدہ کے
دیا کیا لیکن سنہ سترہ سو اٹہتر مین اونہون نے علاوہ اوسکے
کچھہ فوج واسطے مدد کے طلب کی جسکا اونہون نے عذر کیا کہ مجھہ مین
اسکا مقدور نہین ہے اور اسطرح سے گریز کیا سنہ سترہ سو
اکاسی مین ہسٹنگز صاحب متوجہ بنارس کے ہوئے اور راجہ
فرمان واسطے گرفتاری راجہ کے بہیجا لیکن فوج باغی ہو گئی
اور قریب دو کینی سپاہیون کی معہ اپنے افسرون کے
مارے گئے راجہ نے انجام کار شکست پائی اور اپنے ملک کو

چھوڑکر بھاگ گیا سنگر صاحب اسکار سی فراغت کرکر
بمطلب دریافت حساب اس روپیہ کی جو کمپنی کو نواب اودھ سی
لینا تھا ملک اودھ کو روانہ ہوئی جاگیرات بیگمات کو جنمیں سی
ایک والدہ نواب کی تھی بانجملہ کہ وہ سرکشی چیت سنگہ مین
شریک تھین اور اس مین اونہون نی مدد کی تھی فرق کرلینی
نواب نی اون سی جتنا نقد اسباب ہات لگ سکا لیا اور اوسکو
قرضہ انگریزون مین ادا کیا

حاشیہ پنجم

ٹیپو سلطان میسور عقل و فراست اور فن سپاہگری مین
حیدر علی سی بہت کم تھا اور موافق اپنی باپ کی وہ بھی انگریزون
کا بڑا دشمن تھا اوسنی بسنہ سترہ سو بیاسی (۱۷۸۲) مین تخت سلطنت
پر جلوس کیا اور صلح سنہ سترہ سو چوراسی (۱۷۸۴) تک وہ لڑتا رہا
بسبب حملہ ٹیپو سلطان کی تراوان کور پر ایک دوسری
لڑائی انگریزون سی واقع ہوئی اور اسمین آدہا ملک سلطان
ٹیپو کا اوسکی قبضہ سی نکل گیا چنانچہ یہ گمان اسیر غائب تھا کہ

کہ انگریز اسکی باقی ملک لینی کی لئی قابو دیکھہ رہین ہین اس
واسطی اسنی فرانسیسون سی مدد چاہی اور چاہتی تہی سنہ ۱۷۹۹ سترہ
سو ننانوی مین بیچ تختگاہ سرنگاپٹم کی جسکی حفاظت مین وہ
سعی کرتا تہا مارا گیا

حاشیہ ششم

صلح سنہ اٹھارہ سو دو مین پیشوا نی جو ایک بہی بڑا نامی
سردار مرہٹون کا گنا جاتا تہا کچھہ اضلاع وجہ تنخواہ فوج
انگریزی مین جو ہمیشہ اوسکی ممالک محروسہ مین رہتی تہی مقرر کیے
اور اس بات کا عہد کیا کہ مین اپنی آیندہ کو کبھی نہ لڑون گا
بلکہ جو قضایا کہ مجھی اور رئیسان ہند سی درپیش ہونگی بطور
صاحبان عالیشان انگریزون کی جو دیار ہند پر مسلط ہین
فیصلہ پا دینگی دوسری ریاستون مرہٹون کو اس صلح سی
خوف پیدا ہوا خاصکر سندہیہ اور راجہ برار بہت سے
ہراسان ہوئی اور اونہون نی جلد طرز دہمکانی کی جو موجب
جنگ کا ہوئی اختیار کی اس مہم جنگ مین بیچ ہندوستان

کی اور بہی بہت سی فتح انگریزون کی ہوئین اونہین سی آگرہ
پر لارڈ لیک فتح یاب ہوئی اور دہلی قبضہ انگریزون مین
آگئی سنہ سترہ سو اٹہاسی مین دہلی برائی نام شاہ عالم کی
قبضہ مین تہی اور غلام قادر امیر الامرا اختیار کل رکہتا تہا
جبکہ اس سال مین مرہٹی اوس پر حملہ کرتی آئی امیر الامرا
غلام قادر نی یہہ سمجہکر کہ شاہ عالم مرہٹون سی موافقت
رکہتا ہی اوسکی آنکہین نکالین اور خزانہ لوٹا اور خبر قریب
پہنچنی سندہیہ کی لشکر کی بہاگا اس طرح سی سندہیہ نی اس
شاہ پر جو وارث تخت ہند تہا غلبہ پایا اور تمام اضلاع کا
جو اس وقت اوسکی زیر حکم تہی مالک ہو گیا غلام قادر
آگرہ مین جاکر چہپا اور اوسکو سندہیہ نی محاصرہ کر لیا
اور وہ بہاگتی ہوئی پکڑا گیا سندہیہ نی اوسی ایک
پنجرہ مین بند کیا اور اوسکی کان ناک ہاتہ پاؤن
کٹوا کر اندہا کیا اور اوسی حالت مین دردوالم سی وہ مرا اگرچہ
شاہنشاہ کو سندہیہ نی قلعہ مین رہنی کی رخصت دی

ہی ہتی اور یہی برای نام حکومت اوسکی دہلی اور تہوڑی
سی اوسکی مضافات مین مقرر کی لیکن وہ ایسی حالت افلاس
مین تہا کہ بجای اوسکی اپنا کہانی پہننی کی بہ احتیاج ہی اوسی اور
اوسکی خاندان کو میسر ہوتا تہا ایک قلعہ دار اوسکی نگاہ
بانی کی لئی قلعہ مین رہتا تہا تاکہ وہ دور کہین یہان سی جانی
پای جنرل پیرون فرانسیس سندیہ کی طرف سی حاکم
اس ضلع کا تہا اور اوسنی شاہ بیکس کی حق مین کچہ بہلائی
کی تہی حال شاہنشاہ کا جب انگریز دہلی پر قابض ہوئی
بہ نسبت سابق کی بہتر ہو گیا آرام جو حالت قید مین روپیہ
سی ہوسکتا ہی اوسی میسر تہا اور یہی مصایب جسمی سی
محفوظ اس سی خوب تر اس خاندان کی لئی کیا ہوسکتا تہا
جنکی حشمت و شوکت ایک سو برس یعنی وفات اورنگ
زیب سی روز بروز زوال مین تہی اور یہی اونہین اتنا
حوصلہ نہ تہا کہ وہ رعیت اپنی کو غارت اور جلون حشر دین
سی بچا دین اور وہ تابع اہل ملازمین کی ہو گئی تہی بندہ

لاکھہ روپیہ سالیانہ شاہنشاہی کی مقرر ہوئی اور اوسکی
سوا کچھہ اور مواضع جنگی شاید ایک یا دو لاکھہ روپیہ کے
تحصیل ہی ملی لیکن اُسی کچھہ حکومت مین مداخلت نہین ہے
سنہ اٹھارہ سو چار مین ہولکر اغلب تہا کہ دہلی پر قابض
ہوجاتا وہ لارڈ لیک سی پہلی چھپ کر مقابلہ فصیل شہر کا ا
مع لشکر کی آیا فوج انگریزی اگرچہ یہان بہت تہوڑی
تہی لیکن انہون نی زیر حکم ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب کی
بہت شجاعت و بہادری سی مقابلہ کیا اور دشمن کو ہٹا دیا

حاشیہ ہفتم

بعد اختتام بانی اس تواریخ کی دو بڑی لڑائیان یعنی جنگ
افاغنہ اور اہل چین واقع ہوئین باعث جنگ افاغنہ کا
یہہ ہی کہ دوست محمد خان والی کابل اور شہنشاہ روس
مین کچھہ شروط موسومہ ہو گئین اور گمان تہا کہ اس سبب
سی ایک فوج اہل روس کی افغانستان مین واسطی کمک
خان موصوف کی آنیگی یہہ پشاور جو زیر حکومت تخت

ـت سنگہ تہا یہہ سلطنت افغانیہ بیر آجاوی انگریز
ہیں اس بلاد کی ارادہ روسیون سی اندیشناک
ی اور انکی چہپا یہہ زمین یعنی اس طرف ہند وکش کی
ارنہ ہہی ارادہ اخراج دوست محمد خان کا کابل
وجب اتفاق رنجیت سنگ اور شاہ شجاع ہو والی
ی کابل کا ہوا جنگ چین کمپنی کی طرف سی نہین
ی بلکہ بنام شاہزادی انگلستان کی ہوئی چند سال
ورنمنٹ بنگال مین افیون بوئی جاتی ہی اور کلکتہ
مین اسکا نیلام ہوتا ہی خریداروں کو اختیار ہی کہ جہان
چاہین اپنی مبیعہ کو بہیجین لیکن حقیقت مین اوسکو ہر شخص
جانتا ہی کہ وہ تمام چین کو جایا کرتی ہی اگرچہ شاہ چین
نی اس بات کی ممانعت کی ہہی کہ افیون ہماری قلمرو
مین نہ لائی جاوی تجار بنگالہ بی کفایت سرکار کمپنی کی
اپنی قوت بازو پر بہروسا کر اور خصوصاً چشم پوشی حکام
چین سی افیون خفیہ وہان لی گئی کمشنر لن کو شاہ چین

نی کنفشن کو روان کیا تا وہ جا کر وہان افیون کو خفیہ آگ
دی اوسنی جمیع سوداگران اور بہی اس شخص کو جو
شاہزادی انگلستان کی طرف سی حاکم اشیا مجوزہ
بالتجارت کا تہا گرفتار کر لیا اور کہا کہ اگر وہ کشتیان
جو خفیہ مجرا ہون کی یہان آئین ہین اور انکو مین پکڑ
نہین سکتا ہون میری حوالہ نکر دوگی تو مین سب کو جو
وہ شریک امر ممنوع ہون یا نہون قتل کر ڈالونگا کپتان
الیٹ صاحب نی یہہ احوال دیکہکر انکی جواب دہی کا
آپ کفیل ہوا اور کہا کہ جو شخص خفیہ یہان افیون
لائی ہون وہ بی خوف اوسکی حوالہ کریں اونہون
نی اس اعتماد پر کہ گورنمنٹ انگریزی بسبب کہنی الیٹ
صاحب کی ذمہ دار مال ہماری کی ہوگئی ہی اور جسکو
وہ درصورت تلف ہو جانیکی ادا کریگی سپرد کر دیا

[illegible] م افیون کو جو اوسی دی گئی تھی برباد کی لیکن اب
[illegible] سی بی حصول خوشنودی اور عوض ہتک وکیلان شاہ
[illegible] ی اگر کپتان الیٹ بخوبی اظہار [illegible] نگی کرتا تو
[illegible] ای کو ہوئی اغلب تھا کہ ایک [illegible] ہوتا لیکن
اوسنی دانستہ یا بسبب اوسکی کہ اوسی اختیار [illegible] اکیلے
بڑی مقدمات مین دست انداز ہوئی اراده نکیا جس بات
مین کہ اہل چین کی طرف سی صلح پائی جاتی تھی اوسی وہ
قبول کر لیتا تھا کئی بار اس طرحسی اہل چین نی اوسی فریب
دیا اور کہ اونہون نی ایک کرور روپیہ دیا تھا کہ
کنٹین حملہ سی محفوظ رہی انہین ایام مین کپتان الیٹ کی
وہان سی بدلی ہوگئی اور بجائی اوسکی ایک اور صاحب
جلیل القدر بھیجی گئی اور قریب ہی کہ وہ جنگ کو اختتام
[illegible] دیگا اور ظاہر کر دیگا کہ حکم انگریزون کا نہ خوف اہل
[illegible] غفلت اور سستی جو ظہور مین آئی تھی ہوا